بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# کِتَابُ الۡخَصَائِصِ



شیخ الحدیث والتفسیر





پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

دامت برکاتہم العالیہ


رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا

048-3215204-0303-7931327

# فہرست کتاب الخصائص





## نوٹ

یہ اشاعت اکٹھے دو ماہ جون اور جولائی کے لیے ہے۔

قیمت:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مقدمہ

اہل سنت نے ہر دور کی ضرورت اور وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے اپنی ذمہ داریاں نبھائی ہیں۔ جب شیخین کی افضلیت کا انکار کیا گیا تو خود مرتضیٰ کریم رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا کہ: لَا اَجِدُ اَحداً فَضَّلَنِیْ عَلیٰ اَبِی بَکْرٍ وَ عُمَرَ اِلَّا جَلَدْتُہٗ حَدَّ الْمُفْتَرِیْ یعنی میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر وعمر سے افضل کہتا ہے اسے الزام تراشی کی حد کے طور پر اسی کوڑے ماروں گا (فضائل صحابہ امام احمد بن حنبل حدیث رقم: ۴۹، ۳۸۷، السنۃ لعبداللہ ابن احمد حدیث رقم: ۱۲۴۲، السنۃ لابن ابی عاصم حدیث رقم: ۱۲۵۴، الاستیعاب صفحہ ۴۳۴، ابن عساکر جلد ۳۰ صفحہ ۳۸۳، جلد ۴۴ صفحہ ۳۶۵، الریاض النضرۃ جلد ا صفحہ ۸۸، المؤتلف والمختلف للدارقطنی جلد ۳ صفحہ ۹۲، تاریخ الخلفاء صفحہ ۳۸، صواعق محرقہ صفحہ ۶۰، تفسیر قرطبی جلد ۱۷ صفحہ ۲۰۶، کنزالعمال حدیث رقم: ۳۶۱۵۲، ازالۃ الخفاء جلد ا صفحہ ۳۱۷)۔

اور جب خوارج نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی تو علماءِ کرام نے مرتضیٰ کریم کے مناقب عالیہ کو مشتہر کیا اور آپ کے مناقب اور خصائص میں مستقل کتب تصنیف فرمائیں۔

آج کے پرفتن دور میں ہر طرف سے بھانت بھانت کی بولیاں سنائی دے رہی ہیں۔ نہ روافض کی کمی ہے اور نہ خوارج کی۔ لہٰذا ہم نے اس دور کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے چاروں خلفائے راشدین کے مناقب وخصائص یکجا بیان کر دیے ہیں تاکہ شیخین کی افضلیت کے منکرین کو بھی راہِ ہدایت نظر آئے اور ختنین کی محبت سے عاری بھی جادۂ مستقیم سے آشنا ہوں۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور جمیع علماءِ اہل سنت نے اہلِ سنت کی پہچان یہ بتائی ہے کہ: ابوبکر وعمر کو افضل مانو اور عثمان وعلی سے محبت کرو مِنْ عَلَامَاتِ اَھْلِ السُّنَّۃِ اَنْ تُفَضِّلَ الشَّیْخَیْنِ وَ تُحِبَّ الْخَتَنَیْنِ (مرقاۃ جلد ۲ صفحہ ۷۷، شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۵۰ وغیرہ)۔

جو بات لفظی طور پر کسی صحابی کے بارے میں بطورِ خاص وارد ہوئی ہے مگر مفہوماً وہی بات دوسرے صحابہ میں بھی پائی جاتی ہے تو ہم نے اسے اس صحابی کا خاصہ قرار نہیں دیا مثلاً اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ کے الفاظ صرف سیدنا صدیق اکبر کے لیے وارد ہوئے ہیں اور آپ کی صحابیت کا انکار نصِ

قطعی کے انکار کی وجہ سے کفر ہے مگر جہاں تک نفسِ صحابیت کا تعلق ہے تو مفہوماً یہ بات ہر صحابی میں ثابت ہے لہٰذا ہم نے اسے سیدنا صدیق اکبر کا خاصہ قرار نہیں دیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اس کتاب میں کوئی حدیث موضوع نہیں۔ اکثر صحیح یا حسن اور بعض ضعیف ہیں اور ضعیف حدیث فضائل میں معتبر ہوتی ہے لیکن افضلیت ثابت کرنے کے لیے معتبر نہیں ہوتی ہاں البتہ صحیح اور متواتر احادیث کی تائید میں ضرور لائی جاسکتی ہے۔

فقیر غلام رسول قاسمی

۱۰ جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ

# کِتَابُ الۡخَصَائِصِ

# خصائص کی کتاب

## خَصَائِصُ اَبِیۡ بَکۡرِ الصِّدِّیۡقِ رضی اللہ عنہ

## سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خصائص

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَیُجَنَّبُھَا الۡاَتۡقٰی [الیل:۱۷] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور وہ جہنم سے بچ جائے گا جو سب سے بڑا متقی ہے۔ وَقَالَ اُولٰٓئِکَ اَعۡظَمُ دَرَجَۃً [الحدید:۱۰] اور فرماتا ہے: انہی کا درجہ سب سے بلند ہے۔

عَنۡ عَامِرٍ قَالَ سَئَلۡتُ ابۡنَ عَبَّاسٍ اَیُّ النَّاسِ کَانَ اَوَّلَ اِسۡلَامًا فَقَالَ اَمَا سَمِعۡتَ قَوۡلَ حَسَّانِ بۡنِ ثَابِتٍ

اِذَا تَذَکَّرۡتَ شَجۡوًا مِنۡ اَخِیۡ ثِقَۃٍ ۔۔۔ فَاذۡکُرۡ اَخَاکَ اَبَا بَکۡرٍ بِمَا فَعَلَا

خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ اَتۡقَاھَا وَاَعۡدَلُھَا ۔۔۔ اِلَّا النَّبِیَّ وَاَوۡفَاھَا بِمَا حَمَلَا

وَالثَّانِیَ التَّالِیَ الۡمَحۡمُوۡدَ مَشۡھَدُہٗ ۔۔۔ وَاَوَّلَ النَّاسِ مِنۡھُمۡ صَدَّقَ الرُّسُلَا

رَوَاہُ ابۡنُ اَبِیۡ شَیۡبَۃَ [المصنف ۸/۴۴۸، الاستیعاب صفحہ ۴۳۰، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۴۶۹]۔ اِسۡنَادُہٗ صَحِیۡحٌ وَرَوَاہُ الطَّبۡرَانِیُّ

بِسَنَدٍ

آخَرَ[المعجم الكبير للطبرانی حدیث رقم:۱۲۳۹۸، مجمع الزوائد حدیث رقم:۱۴۳۱۰ وفیہ الھیثم بن عدی وھو متروک]۔

ترجمہ: حضرت عامر تابعی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا :لوگوں میں سب سے پہلے اسلام کون لایا؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نے حضرت حسان بن ثابت کا قول نہیں سنا؟

جب تم اربابِ وفا کی داستانِ غم چھیڑو تو اپنے بھائی ابوبکر کو ضرور یاد کرنا، جو کچھ اس نے کر کے دکھایا۔ وہ نبی کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل اور قابلِ اعتماد تھا اور اپنی ذمہ داری کو سب سے زیادہ نبھانے والا تھا۔ وہ دوسرے نمبر پر تھا، نبی کے پیچھے پیچھے تھا، اس کی رسالت کی گواہی بڑی پسندیدہ تھی، رسولوں کی تصدیق کرنے والے پہلے لوگوں میں سے تھا۔

عَنْ حَکِیْمِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِیّاً رضی اللہ عنہ یَحْلِفُ لَلّٰہُ اَنْزَلَ اسْمَ اَبِیْ بَکْرٍ مِنَ السَّمَآءِ الصِّدِّیْقَ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ [المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:۱۴، مجمع الزوائد حدیث رقم:۱۴۲۹۵]۔ وقال الھیثمی رجالہ ثقات

ترجمہ: حضرت حکیم بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر فرماتے ہوئے سنا کہ: اللہ نے آسمان سے ابوبکر کا نام "صدیق" نازل فرمایا۔

عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: اِنَّ اَبَا بَکْرٍ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی عَتِیْقٍ مِنَ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَغَلَبَ عَلَیْہِ اسْمُ عَتِیْقٍ رَوَاہُ الْحَاکِمُ [مستدرک حاکم حدیث رقم:۴۴۵۹]۔ وَقَالَ الْحَاکِمُ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخْرِجَاہُ وَلٰکِنْ قَالَ الذَّھَبِیُّ: صَالِحٌ ضَعَّفُوْہُ، اَقُوْلُ الْحَدِیْثُ مَفْھُوْمُہٗ صَحِیْحٌ

وَشَوَاهِدُهٗ كَثِيْرَةٌ فِی الطَّبْرَانِیْ وَالتِّرْمَذِیْ وَالْمُسْتَدْرَک وَمُسْنَدِ اَبِیْ یَعْلٰی وَرِوَایَةُ الطَّبْرَانِیْ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زُبَیْرٍ صَحِیْحَةٌ[المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۹، ۱۰، ترمذی حدیث رقم: ۳۶۷۹، مسند ابی یعلیٰ حدیث رقم: ۴۸۹۶، مجمع الزوائد حدیث رقم: ۱۴۲۸۹]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ اُم المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جوشخص آگ سے آزاد کو دیکھنا چاہتا ہو وہ ابوبکر کو دیکھ لے، اسی وجہ سے آپ کا نام عتیق مشہور ہوگیا۔

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا بَعَثَ اللّٰہُ تَعَالٰی نَبِیَّهٗ ﷺ فَظَهَرَ اَمْرُهٗ بِمَکَّةَ خَرَجْتُ اِلَی الشَّامِ۔ فَلَمَّا کُنْتُ بِبُصْرٰی اَتَانِیْ جَمَاعَةٌ مِنَ النَّصَارٰی فَقَالُوْا لِیْ: اَمِنْ اَهْلِ الْحَرَمِ اَنْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ۔ قَالُوْا: فَتَعْرِفُ هٰذَا الَّذِیْ تَنَبَّأَ فِیْکُمْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ۔ فَاَخَذُوْا بِیَدِیْ وَاَدْخَلُوْنِیْ دَیْرًا لَّهُمْ فِیْهِ تَمَاثِیْلُ وَصُوَرٌ، فَقَالُوْا: اُنْظُرْ هَلْ تَرٰی صُوْرَةَ هٰذَا النَّبِیِّ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ، فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ صُوْرَتَهٗ قُلْتُ: لَا اَرٰی صُوْرَتَهٗ، فَاَدْخَلُوْنِیْ دَیْرًا اَکْبَرَ مِنْ ذَاکَ، فَاِذَا فِیْهِ تَمَاثِیْلُ وَصُوَرٌ اَکْثَرُ مِمَّا فِیْ ذٰلِکَ الدَّیْرِ، فَقَالُوْا لِیْ: اُنْظُرْ هَلْ تَرٰی صُوْرَتَهٗ؟ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا بِصِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَصُوْرَتِهٖ، وَاِذَا اَنَا بِصِفَةِ اَبِیْ بَکْرٍ وَصُوْرَتِهٖ آخِذٌ بِعَقِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالُوْا لِیْ: هَلْ تَرٰی صِفَتَهٗ؟ قُلْتُ: نَعَمْ۔ قُلْتُ: لَا اُخْبِرُهُمْ حَتّٰی اَعْرِفَ مَا یَقُوْلُوْنَ۔ قَالُوْا: هَلْ هُوَ هٰذَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ۔ فَاَشَارُوْا اِلٰی صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، اَشْهَدُ اَنَّهٗ هُوَ۔ قَالُوْا: تَعْرِفُ هٰذَا الَّذِیْ آخِذٌ

بِعَقِبِہٖ؟ قُلْتُ نَعَمْ۔ قَالُوْا: نَشْھَدُ اَنَّ ھٰذَا صَاحِبُکُمْ، وَاَنَّ ھٰذَا الْخَلِیْفَۃُ مِنْ بَعْدِہٖ رَوَاہُ ابْنُ الْجَوْزِیُّ فِی الْوَفَا [طبرانی اوسط حدیث رقم: ۸۲۳۱، طبرانی کبیر حدیث رقم : ۱۵۱۸، دلائل النبوۃ للبیھقی ۲/۲۵۸ ، ۲۵۹، الوفا صفحہ ۵۷، ۵۶، تفسیر ابن کثیر ۲/۳۴۸]۔ اِسْنَادُہٗ لَا بَأْسَ بِہٖ

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آپکی نبوت مکہ میں ظاہر ہوئی تو میں شام کے ملک میں گیا۔ راستے میں جب میں بصریٰ پہنچا تو میرے پاس عیسائیوں کی ایک جماعت آئی۔ انہوں نے مجھ سے کہا کیا تم اہلِ حرم سے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا کیا تم اس آدمی کو پہچانتے ہو جس نے تم میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے عبادت خانے میں لے گئے جس میں تراشی ہوئی صورتیں اور تصاویر تھیں۔ انہوں نے کہا کیا تم ان تصویروں میں اس نبی کی تصویر کو پہچان سکتے ہو جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے؟ میں نے دیکھا تو مجھے آپ ﷺ کی تصویر نظر نہ آئی۔ میں نے کہا ان میں وہ تصویر موجود نہیں ہے۔ وہ مجھے اس سے بڑے عبادت خانے میں لے گئے۔ اس میں پہلے سے بھی زیادہ صورتیں اور تصویریں موجود تھیں۔ انہوں نے کہا یہاں دیکھو کیا تمہیں ان کی تصویر نظر آتی ہے؟ میں نے دیکھنا شروع کیا تو رسول اللہ ﷺ کی تصویر مجھے نظر آ گئی۔ ساتھ ہی حضرت ابوبکر کی تصویر بھی اس طرح بنی ہوئی تھی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے قدموں کو پکڑا ہوا تھا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا تمہیں انکی تصویر ملی؟ میں نے کہا ہاں۔ میں نے سوچا میں انہیں نہیں بتاؤں گا جب تک میں ان کا خیال معلوم نہ کرلوں۔ انہوں نے انگلی رکھ کے کہا کیا یہی وہ نبی ہے؟ میں نے کہا اللہ کی قسم میں گواہی دیتا ہوں کہ یہی ہے۔ انہوں نے کہا جس نے انکے پاؤں پکڑے ہوئے ہیں اسے پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہی تمہارا نبی ہے اور یہ دوسرا اسکے بعد اس کا خلیفہ ہے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ : خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم خُطْبَةً خَفِيْفَةً ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِہٖ قَالَ : يَا اَبَا بَكْرٍ قُمْ فَاخْطُبْ فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَخَطَبَ فَقَصَرَ دُوْنَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا فَرَغَ اَبُوْ بَكْرٍ مِنْ خُطْبَتِہٖ قَالَ : يَا عُمَرُ قُمْ فَاخْطُبْ فَقَامَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَخَطَبَ فَقَصَرَ دُوْنَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَ دُوْنَ اَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ رواه الحاكم [مستدرک حاكم حديث رقم: ۴۵۵۶]۔ وقال صحيح، الا قال الذهبی منقطع، ونقل السيوطی عليه الرحمة عن ابن عساكر ان ابا بكر رضی اللہ عنہ كان اول خطيب دعا الی اللہ ورسوله (تاريخ الخلفاء صفحة ۳۳)۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختصر سا خطبہ ارشاد فرمایا، پھر جب اپنے خطبے سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے ابوبکر کھڑے ہو جاؤ اور خطاب کرو، ابوبکر کھڑے ہو گئے اور خطاب فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختصر خطاب کیا، پھر جب ابوبکر اپنے خطاب سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر کھڑے ہو جاؤ اور خطاب کرو، عمر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے بھی خطاب فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر سے مختصر خطاب کیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ، عَاصِبٌ رَأْسَهٗ بِخِرْقَةٍ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّهٗ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَیَّ فِیْ نَفْسِہٖ وَمَالِہٖ مِنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا، وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْاِسْلَامِ، سُدُّوْا عَنِّیْ كُلَّ خَوْخَةٍ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ، غَيْرَ خَوْخَةِ اَبِیْ بَكْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حديث رقم: ۴۶۷، ۳۶۵۶، ۳۶۵۷، ۶۷۳۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرضِ وفات میں باہر تشریف لائے، کپڑے سے اپنا سر باندھا ہوا تھا، منبر پر بیٹھ گئے، اللہ کی حمد و ثناء بیان فرمائی، پھر فرمایا: لوگوں میں سے ابوبکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر کسی ایک کے بھی جانی اور مالی احسانات نہیں ہیں، اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا، لیکن اسلامی دوستی افضل ہے، میری طرف سے مسجد میں آنے والی ہر کھڑکی بند کردو سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِی اِلَیْکُمْ فَقُلْتُمْ کَذَبْتَ وَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ صَدَقَ وَ وَاسَانِیْ بِنَفْسِہٖ وَ مَالِہٖ فَھَلْ اَنْتُمْ تَارِکُوْلِیْ صَاحِبِیْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُ [بخاری حدیث رقم: ۳۶۶۱، ۴۶۴۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تم لوگوں کے پاس بھیجا تو تم سب نے کہا تم جھوٹے ہو، اور ابوبکر کہتا رہا وہ سچا ہے، اور اس نے اپنی جان اور اپنے مال کے ذریعے میری مدد کی، کیا تم لوگ میری خاطر میرے یار سے باز رہو گے؟

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ بَعَثَہٗ عَلٰی جَیْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ؟ قَالَ عَائِشَۃُ: فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ اَبُوْ ھَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالاً رَوَاہُ مُسْلِم وَ الْبُخَارِیُ وَ التِّرْمَذِیُ [مسلم حدیث رقم: ۶۱۷۷، بخاری حدیث رقم: ۳۶۶۲، ۴۳۵۸، ترمذی حدیث رقم: ۳۸۸۵]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے زنجیروں والے لشکروں کے خلاف جنگ پر بھیجا۔ میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے عرض

کیا: آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا: عائشہ۔ میں نے عرض کیا مردوں میں سے؟ تو فرمایا: اس کا باپ۔ میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: پھر عمر بن خطاب، پھر آپ نے چند آدمی گنے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِىُ وَالتِّرْمَذِىُ وَالْحَاكِمِ فِى الْمُسْتَدْرَك

[بخاری حدیث رقم: ۳۶۶۸، ترمذی حدیث رقم: ۳۶۵۶، ابن حبان حدیث رقم: ۶۸۶۲، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۴۷۷]۔

ترجمہ: حضرت عمر ابنِ خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر ہمارا سردار ہے، ہم سے افضل ہے اور ہم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کا محبوب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اِنَّ اَحَدَ شِقَّىْ ثَوْبِىْ يَسْتَرْخِىْ، اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِىُ [بخاری حدیث رقم: ۳۶۶۵، ۵۷۸۳، ۵۷۸۴، ۶۰۶۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۰۸۵، نسائی حدیث رقم: ۵۳۳۵]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنا کپڑا تکبر کے طور پر گھسیٹا، اللہ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ تو ابوبکر نے عرض کیا: میرے کپڑے کا آدھا ٹکڑا لٹکتا رہتا ہے، جب تک میں اسے باندھ نہ لوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم یہ تکبر کی وجہ سے نہیں کرتے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ اَنْفَقَ

زَوْجَیْنِ مِنْ شَیْءٍ مِنَ الْاَشْیَآءِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ دُعِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ ، یَا عَبْدَ اللّٰہِ ھٰذَا خَیْرٌ ، فَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّلَاۃِ ، دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلَاۃِ ، وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجِھَادِ ، دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِھَادِ ، وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّدَقَۃِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَۃِ ، وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصِّیَامِ ، وَبَابِ الرَّیَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ : مَا عَلٰی ھٰذَا الَّذِیْ یُدْعٰی مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَۃٍ ، وَقَالَ: ھَلْ یُدْعٰی مِنْھَا کُلِّھَا اَحَدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِنْھُمْ یَا اَبَابَکْرٍ رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِیْ[مسلم حدیث رقم: ۲۳۷۱ ، ۲۳۷۲ بخاری حدیث رقم:۱۸۹۷ ، ۲۸۴۱ ، ۳۲۱۶ ، ۳۶۶۶]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اپنے مال میں سے ایک جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کیا اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے، یہ ہے نیکی۔ تو جو نمازیوں میں سے ہوگا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ اور جو اہلِ جہاد میں سے ہوگا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ جو اہلِ صدقہ میں سے ہوگا اسے صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ جو روزہ داروں میں سے ہوگا اسے روزے کے دروازے باب الریان سے بلایا جائے گا۔ ابوبکر نے عرض کیا: یا رسول اللہ کسی شخص کو ان تمام دروازوں میں سے بیک وقت پکارے جانے کی ضرورت تو نہیں مگر پھر بھی کیا کوئی ایسا شخص ہوگا جسے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا؟ فرمایا: ہاں۔ اور مجھے امید ہے اے ابوبکر تم ان میں سے ہوگے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ : رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَبَا الدَّرْدَاءِ

يَمۡشِيۡ بَيۡنَ يَدَیۡ اَبِیۡ بَکۡرِ الصِّدِّيۡقِ، فَقَالَ: يَا اَبَا الدَّرۡدَاءِ تَمۡشِيۡ قُدَّامَ رَجُلٍ لَمۡ تَطۡلَعِ الشَّمۡسُ بَعۡدَ النَّبِيِّيۡنَ عَلیٰ رَجُلٍ اَفۡضَلَ مِنۡهُ [فضائل الصحابه

حديث رقم:۱۳۷، ابو نعيم حديث رقم:۳۱۵۹ تقريب البغية بترتيب احاديث الحلية، تاريخ بغداد للخطيب ۱۲/۴۳۸، المعجم الاوسط للطبرانيديث رقم:۷۳۰۶، مجمع الزوائد حديث رقم:۱۴۳۱۳] ـ صَحَّحَهُ الشَّاهُ عَبۡدُ الۡعَزِيۡزِ فِیۡ تَفۡسِيۡرِهٖ وَذَکَرَ ابۡنُ جَوۡزِیۡ طُرُقَهٗ، وَقَالَ ابۡنُ حَجَرٍ مَکِّیۡ لَهٗ شَوَاهِدُ مِنۡ وُجُوۡهٍ اُخَرَ تَقۡضِیۡ لَهٗ بِالصِّحَةِ اَوِ الۡحُسۡنِ وَقَدۡ اَشَارَ ابۡنُ کَثِيۡرٍ اِلَی الۡحُکۡمِ بِصِحَتِهٖ[الصواعق المحرقه صفحة۶۸]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو صدیق اکبر کے آگے چلتے دیکھا تو فرمایا تم اس شخص کے آگے کیوں چل رہے ہو جس سے بہتر شخص پر نبیوں کے بعد سورج طلوع نہیں ہوتا۔



عَنۡ عُرۡوَةَ بۡنِ الزُّبَيۡرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلۡتُ عَبۡدَ اللّٰهِ بۡنَ عَمۡرٍو عَنۡ اَشَدِّ مَا صَنَعَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ بِرَسُوۡلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: رَاَيۡتُ عُقۡبَةَ بۡنَ اَبِیۡ مُعَيۡطٍ، جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يُصَلِّیۡ، فَوَضَعَ رِدَآءَهٗ فِیۡ عُنُقِهٖ فَخَنَقَهٗ بِهٖ خَنۡقاً شَدِيۡداً، فَجَآءَ اَبُوۡ بَکۡرٍ حَتّٰی دَفَعَهٗ عَنۡهُ، فَقَالَ: اَتَقۡتُلُوۡنَ رَجُلاً اَنۡ يَّقُوۡلَ رَبِّیَ اللّٰهُ، وَقَدۡ جَآءَکُمۡ بِالۡبَيِّنَاتِ مِنۡ رَّبِّکُمۡ رَوَاهُ الۡبُخَارِیۡ [بخاری حديث رقم:۳۶۷۸، ۳۸۵۶، ۴۸۱۵] ـ اِسۡتَدَلَّ سَيِّدُنَا عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ عَلیٰ کَوۡنِ الصِّدِّيۡقِ اَشۡجَعَ النَّاسِ مِنَ الۡاَحَادِيۡثِ مِثۡلَ هٰذَا [انظر تاريخ الخلفاء صفحة

۳۲، الرياض النضرة ۱/۳۸، الصواعق المحرقة صفحة ۳۰]۔ وَيُؤَيِّدُهُ اِسْتِقَامَةُ الصِّدِّيقِ عِنْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ تَنْفِيْذُ جَيْشِ اُسَامَةَ وَ قِتَالُ الْمُرْتَدِّيْنَ

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مشرکین کے سخت ترین معاملہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے عقبہ بن ابی معیط کو دیکھا، وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ نماز ادا فرما رہے تھے۔ اس نے اپنی چادر آپ کے گلے میں ڈال کر آپ کا گلا شدت سے دبایا۔ اوپر سے ابوبکر آ گئے، انہوں نے اسے دفع کیا اور کہا: کیا تم لوگ اس مردِ خدا کو قتل کرتے ہو جو صرف یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ حالانکہ وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانیاں لے کر آیا ہے؟

اس جیسی احادیث سے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر کے تمام لوگوں سے زیادہ بہادر ہونے پر استدلال فرمایا ہے۔ اس کی تائید صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے موقع پر ثابت قدم رہنے، حضرت اسامہ والا لشکر روانہ کرنے اور مرتدین سے جنگ کرنے سے بھی ہوتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهٖ: اُدْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ، وَ اَخَاكِ، حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَاباً، فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلَ قَائِلٌ: اَنَا اَوْلٰى، وَيَأْبَى اللّٰهُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۱۸۱]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرضِ وفات میں مجھ سے فرمایا: ابوبکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ، تاکہ میں تحریر لکھ دوں، مجھے ڈر ہے کہ کوئی خواہش کرنے والا خواہش نہ کرے اور کہنے والا کہتا نہ پھرے کہ میں زیادہ حق دار ہوں، حالانکہ اللہ اور تمام مومنین (یعنی فرشتے) ابوبکر کے سواء ہر کسی کا انکار کر رہے

ہیں۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ رضی اللہ عنہ قَالَ : مَرِضَ النَّبِیُّ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهٗ ، فَقَالَ : مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ ، قَالَتْ عَائِشَةُ : اِنَّهٗ رَجُلٌ رَقِیْقٌ ، اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ ، قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَعَادَتْ ، فَقَالَ: مُرِیْ اَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ ، فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ ، فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فِیْ حَیَاةِ النَّبِیِّ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم: ۶۷۹، ۶۷۸، ۶۸۲، ۳۳۸۵، مسلم ۹۴۸، ترمذی حدیث رقم: ۳۶۷۲]۔ ذَكَرَهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ بَابٍ: اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور تکلیف شدید ہوگئی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے، حضرت عائشہ نے عرض کیا وہ نرم دل والے آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے، فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ام المومنین نے وہی بات دہرائی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہہ لوگوں کو نماز پڑھائے، تم لوگ یوسف کے زمانے والیاں ہو، پھر قاصد ان کے پاس گیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ یَّؤُمَّهُمْ غَیْرُهٗ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۷۳]۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی قوم کو زیب نہیں دیتا کہ ابوبکر کی موجودگی میں کوئی دوسرا ان کی امامت کرے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: لَمَّا سَمِعَ النَّبِیُّ ﷺ صَوْتَ عُمَرَ، قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ: خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰی اَطْلَعَ رَأْسَهُ مِنْ حُجْرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ: لَا لَا لَا لِیُصَلِّ لِلنَّاسِ ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ، یَقُوْلُ ذٰلِکَ مُغْضَباً رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۶۶۱]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر کی آواز سنی تو ابنِ زمعہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نکلے حتیٰ کہ آپ کا سر مبارک اپنے حجرے سے ظاہر ہوا، پھر فرمایا نہیں، نہیں، ابو قحافہ کا بیٹا ہی لوگوں کو نماز پڑھائے، آپ نے یہ بات غصے میں فرمائی۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِئُهُ اللّٰہُ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا، اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیْ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۶۱، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۹۴، مسند احمد حدیث رقم: ۷۴۴۶، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم: ۸۱۱۰، صحیح ابن حبان حدیث رقم: ۸۶۵۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے لیے کسی کی ایسی خدمت نہیں جس کا ہم نے بدلہ نہ دے دیا ہو سوائے ابو بکر کے، اس کی ہمارے لیے ایسی خدمات ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کا بدلہ دے گا۔ مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا فائدہ ابو بکر کے مال نے پہنچایا ہے۔ اگر میں نے کسی کو اپنا خلیل بنانا ہوتا تو ابو

بکر کو اپنا خلیل بناتا۔ خبردار! تمہارا نبی اللہ کا خلیل ہے۔

وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَن نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِکَ عِندِی مَالًا ، فَقُلْتُ الْیَومَ اَسْبِقُ اَبَا بَکرٍ اِن سَبَقْتُہٗ یَومًا ، فَقَالَ فَجِئْتُ بِنِصفِ مَالِی، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اَبقَیتَ لِاَھلِکَ ؟فَقُلْتُ مِثْلَہٗ وَاَتٰی اَبُو بَکرٍ بِکُلِّ مَالٍ عِندَہٗ ، فَقَالَ یَا اَبَا بَکرٍ، مَا اَبقَیتَ لِاَھلِکَ ؟ فَقَالَ اَبقَیتُ لَھُمُ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ ، قُلْتُ لَا اَسْبِقُہٗ اِلٰی شَیءٍ اَبَدًا رَوَاہُ التِّرمَذِی[ترمذی حدیث رقم:۳۶۷۵،ابو داؤد حدیث رقم:۱۶۷۸]۔

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ ان دنوں میرے پاس مال کافی تھا۔ میں نے سوچا اگر میں ابوبکر سے آگے نکل سکتا ہوں تو وہ آج ہی کا دن ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں اپنا آدھا مال لے کر حاضر ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو میں نے عرض کیا اسی کے برابر اور ابوبکر اپنا سارا مال لے کر آ گئے۔ فرمایا: ابوبکر گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا میں ان کے لیے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ کر آیا ہوں۔ میں نے کہا میں کسی معاملے میں بھی ابوبکر سے آگے نہیں نکل سکتا۔

عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَا مَالُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِینَ اَنْفَعُ لِی مِنْ مَالِ اَبِی بَکرٍ، قَالَ: وَکَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقْضِی فِی مَالِ اَبِی بَکرٍ کَمَا یَقْضِی فِی مَالِ نَفْسِہٖ رَوَاہُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ[المصنف لعبدالرزاق حدیث رقم:۲۰۳۹۷]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ مسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں سے

کسی آدمی کا مال میرے لیے ابوبکر کے مال سے زیادہ فائدہ مند نہیں، فرمایا: رسول اللہ ﷺ ابوبکر کے مال کو اس طرح استعمال فرماتے تھے جیسے اپنے ذاتی مال کو استعمال فرماتے تھے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَمَّا اِنَّکَ یَا اَبَا بَکْرٍ اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۶۵۲، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۵۰۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر تم میری امت میں سب سے پہلے جنت میں جاؤ گے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِیِّ ﷺ وَاَنَا فِی الْغَارِ: لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَیْهِ لَاَبْصَرَنَا، فَقَالَ: مَا ظَنُّکَ یَا اَبَا بَکْرٍ بِاثْنَیْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۶۱۶۹۲۳۸۱، بخاری حدیث رقم: ۳۶۵۳، ۳۹۲۲، ۴۶۶۳، ترمذی حدیث رقم: ۳۰۹۶، صحیح ابن حبان حدیث رقم: ۶۲۷۸، مسند احمد حدیث رقم: ۱۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے غار میں نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: اگر ان میں سے کسی ایک نے قدموں کے نیچے دیکھ لیا تو ہمیں دیکھ لے گا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ان دو کے بارے میں خیال ہے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ تیسرا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ ضَرَبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی غُشِیَ عَلَیْهِ، فَقَامَ اَبُوْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ فَجَعَلَ یُنَادِیْ وَیَقُوْلُ: وَیْلَکُمْ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ؟ قَالُوْا: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: هٰذَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ الْمَجْنُوْنُ رَوَاهُ الْحَاکِمُ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۴۸۰]۔ وَقَالَ صَحِیْحٌ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِیُّ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کفار نے رسول اللہ ﷺ کو اس قدر اذیت دی کہ آپ پر غشی آ گئی، تو ابوبکر کھڑے ہو گئے اور آواز دینے لگے اور کہنے لگے: تمہارا برا ہو، تم لوگ اس مردِ خدا کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟ لوگوں نے پوچھا یہ کون ہے؟ دوسروں نے جواب دیا یہ ابوقحافہ کا بیٹا ہے، پاگل۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ: کَانَ اَبُوْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقُ رضی اللہ عنہ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ مَکَانَ الْوَزِیْرِ، فَکَانَ یُشَاوِرُهٗ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِہٖ، وَ کَانَ ثَانِیَهٗ فِی الْاِسْلَامِ ، وَکَانَ ثَانِیَهٗ فِی الْغَارِ، وَ کَانَ ثَانِیَهٗ فِی الْعَرِیْشِ یَوْمَ بَدْرٍ، وَ کَانَ ثَانِیَهٗ فِی الْقَبْرِ، وَلَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُقَدِّمُ عَلَیْهِ اَحَداً رَوَاهُ الْحَاکِمُ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۴۶۳]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیق نبی کریم ﷺ کے لیے وزیر کی طرح تھے، حضور آپ سے تمام معاملات میں مشورہ لیتے تھے، وہ اسلام میں آپ کے ثانی تھے، وہ غار میں آپ کے ثانی تھے، وہ بدر کے دن عریش میں آپ کے ثانی تھے، وہ قبر میں آپ کے ثانی ہوئے، اور رسول اللہ ﷺ کسی کو ان سے آگے نہیں سمجھتے تھے۔

عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: لَا نَعْلَمُ اَرْبَعَةً اَدْرَکُوا النَّبِیَّ ﷺ وَ اَبْنَاؤُهُمْ، اِلَّا هٰؤُلَاۤءِ الْاَرْبَعَةَ: اَبُوْ قُحَافَةَ، وَ اَبُوْ بَکْرٍ، وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ، وَ اَبُوْ عَتِیْقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَ اسْمُ اَبِیْ عَتِیْقٍ مُحَمَّدٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ [المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۱۱]۔

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس طرح کے چار آدمیوں کو نہیں پایا جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی ہو، سوائے ان چار آدمیوں کے: ابوقحافہ، اور ابوبکر، اور

عبدالرحمن، اورابوعتیق بن عبدالرحمن۔ ابوعتیق کا نام محمد ہے رضی اللہ عنہم۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ: اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا ، وَاعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِىْ بِلَالاً رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ [بخاری حدیث رقم: ۳۷۵۴، المصنف لابن ابی شیبة ۸/۴۷۷]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ: ابوبکر ہمارے آقا ہیں، اورانہوں نے ہمارے آقا بلال کوآزاد کیا۔

عَنْ عُرْوَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : اَعْتَقَ اَبُوْ بَكْرٍ سَبْعَةً مِمَّنْ كَانَ يُعَذَّبُ فِي اللّٰهِ : مِنْهُمْ بِلَالٌ وَعَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِىُّ [المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۱۰۰۱]۔قال الهیثمی ورجاله الی عروة رجال الصحیح

ترجمہ: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابوبکر نے سات ایسے لوگوں کوآزاد کیا جنہیں اللہ کے دین پر چلنے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا تھا، ان میں بلال اور عامر بن فہیرہ ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَرْحَمُ اُمَّتِىْ بِاُمَّتِىْ اَبُوْ بَكْرٍ [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۹۰، ۳۷۹۱، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۵۴، ۱۵۵، ابن ابی شیبة ۷/۴۷۲، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۶۳۹۰]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں میری امت پرسب سے رحمدل ابوبکر ہے۔

عَنْ حَبِيْبٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ قُلْتَ فِىْ اَبِىْ بَكْرٍ شَيْئاً؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ: قُلْ حَتّٰى اَسْمَعَ قَالَ قُلْتُ:

وَ ثَانِیَ اثْنَیْنِ فِی الْغَارِ الْمُنِیْفِ وَ قَدْ طَافَ الْعَدُوُّ بِہٖ اِذْ صَعِدَ الْجَبَلَا

وَ کَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ قَدْ عَلِمُوْا مِنَ الْخَلَائِقِ لَمْ یَعْدِلْ بِہٖ رَجُلَا

فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

رَوَاہُ الْحَاکِم [المستدرک حدیث رقم: ۴۵۱۸، ۴۴۶۸، الاستیعاب صفحہ ۴۳۰، تاریخ الخلفاء للسیوطی صفحۃ ۳۹]۔ سکت الحاکم عنہما

ترجمہ: آپ دو میں سے دوسرے تھے اس بابرکت غار میں اور دشمن نے اسکے اردگرد چکر لگایا جب وہ پہاڑ پر چڑھا۔ ابوبکر اللہ تعالیٰ کے رسول کے محبوب تھے اور لوگوں کو اس بات کا علم تھا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام ساری مخلوق میں سے کسی کو آپ کا ہم پلہ نہیں سمجھتے۔

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ یَکْرَہُ اَنْ یُخَطَّئَ اَبُوْ بَکْرٍ رَوَاہُ الطَّبْرَانِی [المعجم الاوسط للطبرانی کما فی مجمع الزوائد حدیث رقم: ۱۴۳۲۸]۔ قال الھیثمی رجالہ ثقات

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ ناپسند کرتا ہے کہ ابوبکر سے خطا ہو۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: عُرِجَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ فَمَا مَرَرْتُ بِسَمَآءٍ اِلَّا وَجَدْتُّ فِیْھَا اِسْمِیْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ اَبُوْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقُ خَلْفِیْ رواہ ابو یعلیٰ [مسند ابی یعلی حدیث رقم: ۶۶۰۰]۔ الحدیث حسنٌ

ترجمہ: مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں جس آسمان سے بھی گزرا، ہر آسمان پر اپنا نام محمد رسول اللہ اور اپنے نام کے پیچھے ابوبکر صدیق لکھا ہوا پایا۔

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ یہ حدیث ابن عباس، ابن عمر، انس، ابی سعید، ابی الدرداء رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔ اسکی اسناد ضعیف ہیں جو ایک دوسرے کو قوت دے رہی ہیں یَشُدُّ بَعْضُهَا بَعْضاً (تاریخ الخلفاء صفحہ ۴۸)۔ حدیث حسن ثابت ہوگئی۔

عَنْ اَسْعَدَ ابْنِ زُرَارَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَخْبَرَنِيْ آنِفاً اَنَّ خَيْرَ اُمَّتِکَ بَعْدَکَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِي [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۶۴۴۸]۔

اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْف

ترجمہ: حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبریل امین روح القدس علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ آپ کی امت میں آپ کے بعد سب سے افضل ابوبکر ہیں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ لَا يَبْقَى فِي الْجَنَّةِ اَهْلُ دَارٍ وَلَا غُرْفَةٍ اِلَّا قَالُوْا : مَرْحَباً مَرْحَباً، اِلَيْنَا اِلَيْنَا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا ثَوَابُ هٰذَا الرَّجُلِ فِيْ ذٰلِکَ الْيَوْمِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَجَلْ اَنْتَ هُوَ يَا اَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ الطَّبْرَانِي [المعجم الكبير للطبرانی حدیث رقم: ۱۱۰۰۳، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۴۸۱، مجمع الزوائد حدیث رقم: ۱۴۳۳۱]۔ قال الهيثمی رجاله رجال الصحيح غير احمد بن ابی بكر السالمی، وهو ثقة

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص جنت میں داخل ہوگا، جنت کے کسی گھر اور کسی کمرے کا کوئی ایسا آدمی نہ ہوگا جو مرحبا مرحبا اور ادھر

آیئے ادھر آیئے کی آواز نہ لگائے۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا یارسول اللہ اس دن اس شخص کا کیا ہی مرتبہ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا تو اے ابوبکر تم ہی وہ شخص ہو۔

عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ اِذَا ذُكِرَ عِنْدَهٗ اَبُو بَكْرٍ قَالَ : اَلسَّبَاقَ يَذْكُرُوْنَ السَّبَاقَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اسْتَبَقْنَاهُ اِلٰى خَيْرٍ قَطُّ اِلَّا سَبَقَنَا اِلَيْهِ اَبُو بَكْرٍ رواه الطبرانی [المعجم الاوسط للطبرانی كما فی مجمع الزوائد حديث رقم: ۱۴۳۳۲]۔ قال الهيثمی وفيه : احمد بن عبد الرحمن بن المفضل الحرانی، ولم اعرفه، وبقية رجاله ثقات

ترجمہ: حضرت صلہ بن زفر فرماتے ہیں کہ : حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جب حضرت ابوبکر کا ذکر ہوتا تو آپ فرماتے : یہ لوگ سبقت لے جانے کا ذکر کرتے ہیں، فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، ہم جب بھی کسی بھلائی کی طرف بڑھے ہیں ابوبکر ہم سے سبقت لے گیا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ وَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اِنَّا نَرٰى اَبَابَكْرٍ اَحَقَّ النَّاسِ بِهَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهٗ لَصَاحِبُ الْغَارِ وَ ثَانِيَ اثْنَيْنِ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ بِشَرَفِهٖ وَ كِبَرِهٖ وَلَقَدْ اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالصَّلٰوةِ بِالنَّاسِ وَهُوَ حَيٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَ وَافَقَهُ الذَّهْبِيُّ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۴۷۸]۔

ترجمہ: حضرت علی اور زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے بعد ابوبکر کو خلافت کا سب سے زیادہ حق دار سمجھتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ صاحبِ غار اور ثانی اثنین تھے۔ اور ہم آپکے شرف اور عظمت کو جانتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی موجودگی میں انہیں لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ زَیْدٍ قَالَ : قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ : اِنَّکَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّھِمُکَ ، وَقَدْ کُنْتَ تَکْتُبُ الْوَحْیَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ، فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم: ۴۹۸۶]۔

ترجمہ: حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابوبکر نے مجھ سے فرمایا: آپ نوجوان آدمی ہیں، عقل مند ہیں، ہم آپ پر کوئی الزام نہیں دیتے، اور آپ رسول اللہ ﷺ کے کاتبِ وحی تھے، لہٰذا قرآن کی آیات کو ڈھونڈ کر جمع کرو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : جَآءَ رَجُلُ النَّبِیَّ ﷺ مُنْصَرَفَہٗ مِنْ اُحُدٍ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، اِنِّیْ رَأَیْتُ ھٰذِہِ اللَّیْلَةَ فِی الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمَنَ وَالْعَسَلَ، قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ ، وَاللّٰہِ لَتَدَعَنِّیْ فَلَاَعْبُرَنَّھَا ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اُعْبُرْھَا ، قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ : اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ ، وَاَمَّا الَّذِیْ یَنْطُفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ وَحَلَاوَتُہٗ وَلِیْنُہٗ اَلْحَدِیْثُ اِلٰی آخِرِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۵۹۲۸ ، ۵۹۲۹ ، بخاری حدیث رقم: ۷۰۴۶ ، ۷۰۰۰ ، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۲۶۷ ، ۳۲۶۹ ، ۴۶۳۳ ، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۹۱۸]۔ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کَانَ اَعْبَرَ ھٰذِہِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِیِّھَا اَبُوْ بَکْرٍ [تاریخ الخلفاء صفحہ ۸۳ ، الصواعق المحرقة صفحة ۳۴ ، الریاض النضرة ۱/۵۹]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جنگِ احد سے واپسی پر نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: یارسول اللہ میں نے آج رات خواب میں ایک سائبان دیکھا جس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے

ماں باپ فدا ہوں، بخدا آپ مجھے اجازت دیں، میں اس کی تعبیر کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی تعبیر بیان کرو۔ ابوبکر نے عرض کیا: وہ جو سائبان ہے اس سے مراد اسلام کی چھتری ہے، اور وہ جو گھی اور شہد کا ٹپکنا ہے، اس سے مراد قرآن کی حلاوت اور اس کی نرمی ہے۔ حضرت محمد بن سیرین تابعی فرماتے ہیں کہ اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد تعبیر کے سب سے بڑے ماہر ابوبکر تھے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰہَ خَیَّرَ عَبْداً بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰہِ، فَبَکٰی اَبُوْبَکْرٍ رضی اللہ عنہ، فَقُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ: مَا یُبْکِیْ ھٰذَا الشَّیْخَ اِنْ یَّکُنِ اللّٰہُ خَیَّرَ عَبْداً بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰہِ؟ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ھُوَ الْعَبْدَ، وَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ اَعْلَمَنَا [بخاری حدیث رقم: ۴۶۶، ۳۶۵۴، ۳۹۰۴، مسلم حدیث رقم: ۶۱۷۰، ۶۱۷۱، ترمذی حدیث رقم: ۳۶۶۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ دیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور آخرت میں سے ایک کو اختیار کرنے کو کہا۔ اس بندے نے آخرت کو اختیار کیا۔ یہ سن کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے، میں نے دل میں سوچا، اس بزرگ کو کس چیز نے رونے پر مجبور کیا، اللہ نے کسی بندے کو دنیا اور آخرت میں سے ایک کو اختیار کرنے کا حکم دیا تو اس بندے نے ما عنداللہ یعنی آخرت کو پسند کیا تو اس بزرگ کو کس چیز نے رونے پر مجبور کیا، حالانکہ رسول اللہ ﷺ اپنی بات کر رہے تھے، اور ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَتِ امْرَاَۃٌ النَّبِیَّ ﷺ فَاَمَرَھَا اَنْ تَرْجِعَ

اِلَیْهِ، قَالَتْ أَرَأَیْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْکَ؟ کَاَنَّهَا تَقُوْلُ الْمَوْتَ، قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ: اِنْ لَمْ تَجِدِیْنِیْ فَأْتِیْ اَبَا بَکْرٍ رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِیْ وَالتِّرْمَذِیْ[مسلم حدیث رقم: ۶۱۷۹، ۶۱۸۰، بخاری حدیث رقم: ۷۲۲۰، ۷۳۶۰، ۳۶۵۹، ترمذی حدیث رقم ۳۶۷۶]۔

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی۔ آپ نے اسے پھر کبھی آنے کا حکم دیا۔ وہ کہنے لگی، اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو پھر؟ جیسے وہ وفات کی بات کر رہی ہو۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آنا۔

عَنْ اَبِیْ سَلْمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم، اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: اَقْبَلَ اَبُوْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ عَلٰی فَرَسِهٖ مِنْ مَسْکَنِهٖ بِالسُّنْحِ، حَتّٰی نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمْ یُکَلِّمِ النَّاسَ، حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا، فَتَیَمَّمَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ مُسَجًّی بِبُرْدِ حِبَرَۃٍ، فَکَشَفَ عَنْ وَجْهِهٖ، ثُمَّ أَکَبَّ عَلَیْهِ فَقَبَّلَهٗ، ثُمَّ بَکٰی فَقَالَ: بِاَبِیْ اَنْتَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ، لَا یَجْمَعُ اللّٰہُ عَلَیْکَ مَوْتَتَیْنِ، اَمَّا الْمَوْتَۃُ الَّتِیْ کُتِبَتْ عَلَیْکَ فَقَدْ مُتَّهَا، قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ: فَاَخْبَرَنِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا: اَنَّ اَبَا بَکْرٍ رضی اللہ عنہ خَرَجَ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہ یُکَلِّمُ النَّاسَ، فَقَالَ: اِجْلِسْ، فَاَبٰی، فَقَالَ: اِجْلِسْ، فَاَبٰی، فَتَشَهَّدَ اَبُوْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ، فَمَالَ اِلَیْهِ النَّاسُ وَتَرَکُوْا عُمَرَ، فَقَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم فَاِنَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ مَاتَ، وَمَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ، قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئاً وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ [آلِ عمران:١٤٤]۔ **وَاللّٰهِ ، لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَهَا حَتّٰى تَلَاهَا اَبُوْ بَكْرٍ** رضی اللہ عنہ **، فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ ، فَمَا يُسْمَعُ بَشَرٌ اِلَّا يَتْلُوْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** [بخاری حدیث رقم: ۱۲۴۱، ۱۲۴۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ انہیں زوجۂ نبی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ: ابوبکر اپنے گھر سے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر برکت کے ساتھ نمودار ہوئے۔ حتیٰ کہ گھوڑے سے اترے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ لوگوں سے بات نہیں کی یہاں تک کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ پھر نبی کریم ﷺ کی طرف ارادہ کیا۔ آپ ﷺ کے اوپر یمنی چادر (حبرہ) ڈالی گئی تھی۔ انہوں نے آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس سے کپڑا اٹھایا۔ پھر آپ پر گر گئے اور آپ کو بوسہ دیا، پھر روئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں ہرگز جمع نہیں کرے گا وہ وفات جو آپ کے لیے لکھ دی گئی وہ وفات آپ پا چکے۔ ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابنِ عباس نے بتایا کہ ابوبکر نکلے اور عمر لوگوں سے بات کر رہے تھے۔ ابوبکر نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ عمر نے انکار کر دیا، پھر فرمایا بیٹھ جاؤ۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ ابوبکر نے خطبۂ شہادت پڑھا تو لوگ ابوبکر کی طرف متوجہ ہو گئے اور عمر کو چھوڑ دیا۔ فرمایا: اسکے بعد سنو۔ اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے اسے موت نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: محمد نہیں ہیں مگر رسول۔ آپ سے پہلے بھی تو رسول گزر چکے ہیں، کیا اگر یہ وفات پا جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو تم لوگ اپنے الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ اور جو الٹے پاؤں

پھرے گا وہ اللہ کا کچھ نقصان نہیں کرے گا اور اللہ جلد ہی شکر کرنے والوں کو جزائے خیر دے گا۔
اللہ کی قسم لوگ نہیں جانتے تھے کہ اس آیت کو اللہ نے (کسی مقصد کے لیے) اتارا تھا حتیٰ کہ ابوبکر نے اسے (اس موقع پر) پڑھا۔ لوگوں نے اسے ابوبکر سے سمجھا۔ پھر ہر شخص یہی آیت تلاوت کرتا ہوا سنا گیا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ کَانَ اَبُوْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ، وَ کَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، فَمَنْ قَالَھَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَہٗ وَ نَفْسَہٗ اِلَّا بِحَقِّہٖ، وَ حِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ، فَقَالَ: وَاللّٰہِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلَاۃِ وَالزَّکَاۃِ، فَاِنَّ الزَّکَاۃَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللّٰہِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَقَاتَلْتُھُمْ عَلٰی مَنْعِھَا، قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: فَوَاللّٰہِ مَا ھُوَ اِلَّا اَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ، فَعَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَقُّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُ [مسلم حدیث رقم: ١٢۴، بخاری حدیث رقم: ١٣٩٩، ١۴٠٠، ١۴۵٦، ١۴۵٧، ٦٩٢۵، ٧٢٨۵، ابو داؤد حدیث رقم: ١۵۵٦، ١۵۵٧، ترمذی حدیث رقم: ٢٦٠٧، نسائی حدیث رقم: ٢۴۴٣، ٣٠٩٠، ٣٠٩١، ٣٠٩٢، ٣٠٩٣، ٣٠٩۴، ٣٩٦٩، ٣٩٧٠، ٣٩٧١، ٣٩٧٣، ٣٩٧۵، ابن ماجۃ حدیث رقم: ٧١، ٧٢، ٣٩٢٧، ٣٩٢٨]۔ اَلْحَدِیْثُ مُتَوَاتِرٌ، اِسْتَدَلَّ الشَّیْخُ اَبُوْ اِسْحَاقَ بِھٰذَا وَ غَیْرِہٖ فِیْ طَبَقَاتِہٖ عَلٰی اَنَّ اَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیْقَ رضی اللہ عنہ اَعْلَمُ الصَّحَابَۃِ، لِاَنَّھُمْ کُلُّھُمْ وَقَفُوْا عَنْ فَھْمِ الْحُکْمِ فِی الْمَسْاَلَۃِ اِلَّا ھُوَ، ثُمَّ ظَھَرَ لَھُمْ

بِمُبَاحَثَةٍ لَهُمْ اَنّ قَوْلَهُ هُوَ الصَّوَابُ فَرَجَعُوْا اِلَيْهِ

وَكَانَ مَعَ ذٰلِكَ اَعْلَمَهُمْ بِالسُّنَّةِ، كَمَا رَجَعَ اِلَيْهِ الصَّحَابَةُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ، يَبْرُزُ عَلَيْهِمْ بِنَقْلِ سُنَنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، يَحْفَظُهَا هُوَ وَيَسْتَحْضِرُهَا عِنْدَ الْحَاجَةِ اِلَيْهَا، لَيْسَتْ عِنْدَهُمْ، وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ كَذٰلِكَ وَقَدْ وَاظَبَ عَلٰى صُحْبَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ مِنْ اَوَّلِ الْبِعْثَةِ اِلَى الْوَفَاةِ؟ وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ مِنْ اَزْكٰى عِبَادِ اللّٰهِ وَاَعْقَلِهِمْ، وَاِنَّمَا لَمْ يُرْوَ عَنْهُ مِنَ الْاَحَادِيْثِ الْمُسْنَدَةِ اِلَّا الْقَلِيْلُ لِقِصَرِ مُدَّتِهِ وَسُرْعَةِ وَفَاتِهِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَاِلَّا فَلَوْ طَالَتْ مُدَّتُهُ لَكَثُرَ ذٰلِكَ عَنْهُ جِدًّا، وَلَمْ يَتْرُكِ النَّاقِلُوْنَ عَنْهُ حَدِيْثًا اِلَّا نَقَلُوْهُ، وَلٰكِنْ كَانَ الَّذِيْنَ فِيْ زَمَانِهِ مِنَ الصَّحَابَةِ لَا يَحْتَاجُ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَنْ يَّنْقُلَ عَنْهُ مَا قَدْ شَارَكَهُ هُوَ فِيْ رِوَايَتِهِ فَكَانُوْا يَنْقُلُوْنَ عَنْهُ مَا لَيْسَ عَنْهُمْ [تاریخ الخلفاء لجلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۵، ۳۶]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر خلیفہ تھے، اور عرب کے کے لوگوں میں سے کافر ہو گئے جو بھی کافر ہوئے، حضرت عمر نے عرض کیا آپ لوگوں سے کیسے جنگ کرتے ہیں؟ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: مجھے لوگوں کے ساتھ جنگ کا حکم ملا ہے حتیٰ کہ لا الہ الا اللہ کہیں، تو جس نے یہ کلمہ پڑھا اس کا مال اور جان مجھ سے محفوظ ہو گیا سوائے اس کے حق کے اور اس کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔ اس پر حضرت ابوبکر نے فرمایا: اللہ کی قسم میں اس سے ضرور جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کیا، بے شک زکوٰۃ مال کا حق ہے، اللہ کی قسم انہوں نے اگر ایک بکری کا بچہ بھی ادا

نہ کیا جسے یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے تو اس عدم ادائیگی پر میں ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ : اللہ کی قسم یہ محض اس لیے تھا کہ ابوبکر کا سینہ اللہ نے کھول دیا تھا ، پھر مجھے بھی سمجھ آ گئی کہ یہ حق تھا۔ یہ حدیث متواتر ہے۔ شیخ ابواسحاق نے اس حدیث اور اس کے علاوہ احادیث سے اپنی کتاب طبقات میں اس بات پر استدلال کیا ہے کہ ابوبکر صدیق تمام صحابہ سے بڑے عالم تھے۔ اس لیے کہ وہ سب کے سب مسئلے کے بارے میں حکم کو سمجھنے سے قاصر رہے سوائے ابوبکر کے۔ پھر ابوبکر کے ساتھ بحث کے بعد ان پر واضح ہوا کہ ان کا فرمان حق تھا، پھر سب نے ان کی طرف رجوع کیا۔

اس کے ساتھ ساتھ آپ سنت کے سب سے بڑے عالم تھے، جیسا کہ صحابہ نے ایک سے زائد مرتبہ آپ کی طرف رجوع کیا، آپ ان پر نبی کریم ﷺ کی احادیث بیان کرنے کے لیے میدان میں آئے جو انہیں حفظ تھیں اور ضرورت کے وقت ان کے علم میں حاضر تھیں، مگر وہ صحابہ کے پاس موجود نہیں تھیں۔ اور اس طرح کیوں نہ ہوتا، جبکہ آپ بعثت کے آغاز سے لے کر وفات تک مسلسل رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ اللہ کے بندوں میں سب سے ذہین اور عقل مند بھی تھے۔ آپ سے سند کے ساتھ احادیث محض اس لیے کم روایت کی گئی ہیں کہ آپ کی مدتِ خلافت کم ہے اور نبی کریم ﷺ کے بعد آپ کی وفات جلدی ہو گئی تھی۔ ورنہ اگر ان کی مدت طویل ہوتی تو آپ سے نہایت کثرت سے روایات ہوتیں اور نقل کرنے والے آپ سے ہر حدیث روایت کر ڈالتے ، لیکن آپ کے زمانے میں جو صحابہ کرام تھے انہیں آپ سے ایسی احادیث نقل کرنے کی محتاجی نہیں تھی جسے روایت کرنے میں وہ آپ کے ساتھ شامل تھے۔ وہ لوگ آپ سے صرف وہی احادیث نقل کرتے تھے جو ان کے پاس نہیں تھیں۔

عَنْ عَبدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَتِ الْاَنْصَارُ : مِنَّا

اَمِیْرٌ وَ مِنْکُمْ اَمِیْرٌ، قَالَ: فَاَتَاهُمْ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَدْ اَمَرَ اَبَا بَکْرٍ یَؤُمُّ النَّاسَ، فَاَیُّکُمْ تَطِیْبُ نَفْسُهٗ اَنْ یَّتَقَدَّمَ اَبَا بَکْرٍ رضی اللہ عنہ؟ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: نَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ نَتَقَدَّمَ اَبَا بَکْرٍ رَوَاهُ الْحَاکِمِ [سنن نسائی حدیث رقم: ۷۷۷، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۴۷۹]۔ وَ قَالَ صَحِیْحٌ وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِیُّ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال شریف ہوا تو انصار نے کہا ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے ہوگا، تو ان کے پاس حضرت عمر آئے اور فرمایا: اے انصار کے گروہ، کیا آپ لوگ نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر کو لوگوں کی امامت کا حکم دیا؟ تم میں سے کون یہ مناسب سمجھتا ہے کہ ابوبکر سے آگے بڑھے؟ تو انصار نے کہا اللہ کی پناہ کہ ہم ابوبکر سے آگے بڑھیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَ اشْرَأَبَّ النِّفَاقُ، فَنَزَلَ بِاَبِیْ مَا لَوْ نَزَلَ بِالْجِبَالِ الرَّاسِیَاتِ لَهَاضَهَا، قَالَتْ: فَمَا اخْتَلَفُوْا فِیْ نُقْطَةٍ اِلَّا طَارَ اَبِیْ بِحَظِّهَا وَ سِنَانِهَا، ثُمَّ ذَکَرَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَتْ: کَانَ وَاللّٰہِ اَحْوَذِیًّا نَسِیْجَ وَحْدِهٖ، قَدْ اَعَدَّ لِلْاُمُوْرِ اَقْرَانَهَا۔

قَالَ الرِّیَاشِیُّ یُقَالُ لِلرَّجُلِ، الْبَارِعِ الَّذِیْ لَا یُشْبَهُ بِهٖ اَحَدٌ نَسِیْجُ وَحْدِهٖ وَ عُیَیْرُ وَحْدِهٖ وَ یُقَالُ جُحَیْشُ وَحْدِهٖ، وَ قَالَ الشَّاعِرُ

جَاءَتْ بِهٖ مُعْتَجِرًا بِبُرْدِهٖ سَفْوَاءُ تُرْدِیْ بِنَسِیْجِ وَحْدِهٖ

تَقْدَحَ قَیساً کُلُّهَا بِزَنْدِہٖ    مَنْ یَلْقَهُ مِنْ بَطَلٍ یَسْرَنْدِہٖ

اَیْ یَعْلُوْہُ، قَالَ الرِّیَاشِیْ: وَاَنْشَدَنِیْ الْاَصْمَعِیْ:

مَا بَالُ ھٰذَا النَّوْمِ یَغْرَنْدِیْنِیْ    اَدْفَعُهُ عَنِّیْ وَیَسْرَنْدِیْنِیْ

رَوَاہُ الطَّبْرَانِیْ [المعجم الصغیر للطبرانی ۱۰۱/۲، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:۴۹۱۳، مجمع الزوائد حدیث رقم:۱۴۳۳۷]۔ اسنادہ حسن و قال الهیثمی روی من طرق ورجال احدھا ثقات

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال شریف ہوا تو عرب کے لوگ مرتد ہو گئے اور نفاق نے سر اٹھایا، اور میرے والد پر وہ امتحان آیا کہ اگر وہ بلند ترین پہاڑوں پر بھی نازل ہوتا تو انہیں توڑ کر رکھ دیتا۔ فرماتی ہیں کہ: صحابہ کرام کا جس مسئلے پر بھی اختلاف ہوا میرے والد مضبوط ترین اور بلند ترین مؤقف لے کر چلے۔ پھر انہوں نے عمر ابنِ خطاب کا ذکر کیا اور فرمانے لگیں: اللہ کی قسم وہ ہمیشہ دین کے لیے تیار رہتے تھے اور اپنی مثال آپ تھے، مہمات کے لیے ہر وقت آمادہ رہتے تھے۔

قَالَ بَکْرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُزَنِّی: مَافَضَلَ اَبُوْبَکْرٍ بِکَثْرَۃِ الصَّلٰوۃِ وَالصِّیَامِ وَلٰکِنْ بِشَیْئٍ وُقِّرَ فِیْ قَلْبِہٖ [اخرجه الترمذی الحکیم فی النوادر ۵۵/۳ من قول بکر ابن عبداللہ المزنی]۔

ترجمہ: ابوبکر زیادہ نمازوں اور روزوں کی وجہ سے تم لوگوں سے آگے نہیں نکلا بلکہ اس چیز کی وجہ سے آگے نکل گیا ہے جو اس کے سینے میں سجادی گئی ہے۔

عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ بْنِ اَشْجَعِیْ قَالَ قُلْتُ لِاِبْنِ الْحَنِیْفَۃَ اَبُوْ بَکْرٍ کَانَ اَوَّلَ الْقَوْمِ اِسْلَاماً قَالَ لَا قُلْتُ فَبِمَا عَلَا وَ سَبَقَ حَتّٰی لَا یَذْکُرُ اَحَدٌ غَیْرَ اَبِیْ بَکْرٍ

قَالَ کَانَ اَفْضَلَھُمْ اِسْلَاماً حَتّٰی لَحِقَ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ [ابن ابی شیبہ ۷/۴۷۲، السنۃ لابن ابی عاصم حدیث رقم: ۱۲۵۵]۔اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو مالک بن اشجعی فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابنِ حنفیہ سے پوچھا: ابوبکر سب سے پہلے اسلام لائے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں، میں نے کہا پھر کس وجہ سے بلند ہوئے اور آگے نکل گئے، یہاں تک کہ ابوبکر کے سوا کسی ایک کا نام بھی نہیں لیا جاتا؟ فرمایا: وہ ان سب سے اسلام میں افضل تھے حتیٰ کہ اللہ عزوجل سے جاملے۔

☆......☆......☆

## خَصَائِصُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ

## حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے خصائص

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: یَآ اَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ [انفال:۶۴] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے نبی، آپ کے لیے اللہ کافی ہے، اور وہ مومن جنہوں نے آپ کی پیروی کی۔

عَنِ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَللّٰھُمَّ اَعِزِّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ ھٰذَیْنِ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْکَ، بِاَبِیْ جَھْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: وَکَانَ اَحَبَّھُمَا اِلَیْہِ عُمَرُ رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۸۱، مسند احمد حدیث رقم: ۵۶۹۸]۔ قال الترمذی رحمۃ اللہ علیہ ھذا حدیث حسن صحیح غریب ولاحادیث مثل ذلک کثیرۃ و صحیحۃ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ ان دو آدمیوں میں سے جو تجھے زیادہ پیارا ہے اس کے ذریعے سے اسلام کی مدد فرما۔ ابوجہل کے

ذریعے یا عمر بن خطاب کے ذریعے۔ابنِ عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو ان میں سے زیادہ پیارا عمر تھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَاللّٰہِ مَا اسْتَطَعْنَا اَنْ نُصَلِّیَ عِنْدَ الْکَعْبَۃِ ظَاھِرِیْنَ حَتّٰی اَسْلَمَ عُمَرُ رَوَاہُ الْحَاکِمُ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۵۴۳]۔ صحیح و وافقہ الذھبی

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اللہ کی قسم ہم کعبہ میں سرِ عام نماز نہیں پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ عمر مسلمان ہو گئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ جَھَرَ بِالْاِسْلَامِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ [المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۱۰۷۳۱]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: سب سے پہلے جس نے سرِ عام باآوازِ بلند اسلام قبول کیا وہ عمر بن خطاب تھے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا زِلْنَا اَعِزَّۃً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ رَوَاہُ الْحَاکِمُ

[بخاری حدیث رقم: ۳۶۸۴، ۳۸۶۳، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۵۴۶]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب سے عمر مسلمان ہوئے ہماری عزت میں اضافہ ہو گیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِیْلُ فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ! لَقَدِ اسْتَبْشَرَ اَھْلُ السَّمَآئِ بِاِسْلَامِ عُمَرَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْحَاکِمُ [ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۰۳، مستدرک حاکم حدیث

رقم:۴۵۴۷]۔

وقال الحاکم صحیح الا عبداللّٰہ ضعفہ الدار قطنی و نقل عنہ الذھبی

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب عمر مسلمان ہوئے تو حضرت جبریل نازل ہوئے اور عرض کیا: اے محمد، عمر کے اسلام قبول کرنے سے آسمان والے بھی خوش ہوئے ہیں۔

عَنْ عُمَیْرِ بْنِ رَبِیْعَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَرْسَلَ اِلیٰ کَعْبِ الْاَحْبَارِ فَقَالَ یَا کَعْبُ کَیْفَ تَجِدُ نَعْتِیْ؟ قَالَ اَجِدُ نَعْتَکَ قَرْناً مِنْ حَدِیْدٍ قَالَ وَمَا قَرْنٌ مِنْ حَدِیْدٍ؟ قَالَ اَمِیْرٌ سَدِیْدٌ لَا تَأْخُذُہٗ فِی اللّٰہِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، قَالَ ثُمَّ مَہْ؟ قَالَ ثُمَّ یَکُوْنُ بَعْدَکَ خَلِیْفَةٌ تَقْتُلُہٗ فِئَةٌ ظَالِمَةٌ ثُمَّ قَالَ مَہْ؟ قَالَ ثُمَّ یَکُوْنُ الْبَلَاءُ رَوَاہُ الطَّبْرَانِی [المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۱۱۸، مجمع الزوائد حدیث رقم: ۱۴۴۱۸]۔ قال الھیثمی رجالہ ثقات

ترجمہ: حضرت عمیر بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر بن خطاب نے حضرت کعب احبار کی طرف خط لکھا کہ آپ تورات میں میری کیا نشانیاں پاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں آپ کی نشانی لوہے کے سینگ کی طرح پاتا ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا لوہے کے سینگ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: سیدھا سیدھا امیر، جسے اللہ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہیں ہوتی۔ فرمایا: پھر آگے؟ انہوں نے فرمایا: پھر آپ کے بعد ایک خلیفہ ہوگا جسے ظالموں کا گروہ قتل کرے گا۔ فرمایا: پھر آگے؟ انہوں نے فرمایا: پھر مصیبت ہوگی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ: قَدْ کَانَ یَکُوْنُ فِی الْاُمَمِ قَبْلَکُمْ مُحَدَّثُوْنَ، فَاِنْ یَکُنْ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْہُمْ اَحَدٌ، فَاِنَّ

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُ [مسلم حدیث رقم: ۶۲۰۴، بخاری حدیث رقم: ۳۴۶۹، ۳۶۸۹، ترمذی حدیث رقم: ۳۶۹۳]۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی ہے تو عمر بن خطاب ان میں سے ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: بَیْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ حَتّٰی اَنِّیْ لَاَرَی الرِّیَّ یَخْرُجُ فِیْ اَظْفَارِیْ، ثُمَّ أَعْطَیْتُ فَضْلِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالُوْا: فَمَا أَوَّلْتَهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: اَلْعِلْمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُ [مسلم حدیث رقم: ۶۱۹۰، ۶۱۹۱، بخاری حدیث رقم: ۸۲، ۳۶۸۱، ۷۰۰۶، ۷۰۲۷، ۷۰۳۲، ترمذی حدیث رقم: ۲۲۸۴]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: میں سو رہا تھا کہ میرے پاس ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے پیا حتیٰ کہ ان کی دھاریں میرے ناخنوں سے پھوٹنے لگیں، پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ صحابہ نے پوچھا، یارسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ فرمایا: علم۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ عُمَرُ اِذَا سَلَکَ بِنَا طَرِیْقاً اتَّبَعْنَاهُ فِیْهِ وَجَدْنَاهُ سَهْلاً رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن دارمی حدیث رقم: ۲۸۸۳]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: عمر جب ہمارے سامنے کسی راستے پر چلتے تو ہم ان کی پیروی کرتے تھے، ہم اس راستے کو آسان پاتے تھے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَاصٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِیهاً یَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ، مَا لَقِیَکَ الشَّیْطَانُ سَالِکاً فَجّاً اِلَّا سَلَکَ فَجّاً غَیْرَ فَجِّکَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُ [مسلم حدیث رقم: ۶۲۰۲، بخاری حدیث رقم: ۳۲۹۴، ۳۶۸۳]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب مبارک ہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جب بھی شیطان کسی راستے سے آتا ہوا تمہیں ملتا ہے تو تیرے راستے کے علاوہ کسی دوسرے راستے کی طرف بھاگ جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلیٰ لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۸۲، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۵۵۷]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو جاری کر دیا ہے۔

عَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَیُّوْبِ بْنِ مُوْسیٰ مُرْسَلاً: اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلیٰ لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ وَهُوَ الْفَارُوْقُ فَرَّقَ اللّٰهُ بِهٖ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ رَوَاهُ الْهِنْدِیُ فِیْ کَنْزُ الْعُمَّالِ [کنز العمال حدیث رقم: ۳۲۷۱۴]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ سعد نے ایوب بن موسیٰ سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر جاری کر دیا ہے، اور وہ فاروق ہے، اللہ نے اس کے ذریعے حق اور باطل میں فرق کر دیا ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ كَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیْ وَالْحَاكِمُ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۸۶، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۵۵۱]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلَاثٍ: فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی، فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی (البقرة:۱۲۵)، وَآيَةُ الْحِجَابِ، قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمَرْتَ نِسَاءَ كَ اَنْ یَحْتَجِبْنَ، فَاِنَّهٗ یُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَنَزَلَتْ آیَةُ الْحِجَابِ، وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْغَیْرَةِ عَلَیْهِ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: عَسٰی رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ، اَنْ یُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ (التحریم:۵) رواه البخاری [بخاری حدیث رقم: ۴۰۲، ۴۴۸۳، ۴۷۹۰، ترمذی حدیث رقم: ۲۹۶۰، ۲۹۵۹، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۰۰۹]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین چیزوں میں موافقت کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، کاش ہم مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھیں، تو یہ آیت نازل ہوگئی: مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔ اور پردے کی آیت۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ عورتوں کو حکم دیں کہ پردہ کریں، اس لے کہ ان سے نیک لوگ بھی گفتگو کرتے ہیں اور برے بھی، تو اس پر پردے کی آیت نازل ہوئی۔ اور آپ کی ازواج ایک

دوسرے پر غیرت کرتے ہوئے آپ کے گرد جمع ہوگئیں تو میں نے ان سے کہا کہ عین ممکن ہے کہ نبی آپ کو طلاق دے دیں اور اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے بدلے انہیں آپ سے بہتر بیویاں دے دے، اس پر سورۃ تحریم کی آیت نازل ہوئی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ وَافَقْتُ رَبِّی فِی ثَلَاثٍ: فِی مَقَامِ اِبْرَاهِیْمَ وَ فِی الْحِجَابِ وَ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [حدیث رقم:٦٢٠٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین چیزوں میں موافقت کی۔ مقام ابراہیم میں، پردے میں اور بدر کے قیدیوں میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَضَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ بِاَرْبَعٍ: بِذِكْرِ الْاُسَارٰی یَوْمَ بَدْرٍ، اَمَرَ بِقَتْلِهِمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ [الانفال:٦٨]، وَبِذِكْرِ الْحِجَابِ اَمَرَ نِسَاءَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یَحْتَجِبْنَ، فَقَالَتْ لَهُ زَیْنَبُ: وَاِنَّكَ عَلَیْنَا یَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالْوَحْیُ یَنْزِلُ فِیْ بُیُوْتِنَا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْاَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ [الاحزاب:٥٣]، وَبِدَعْوَةِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم: اَللّٰهُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ، وَبِرَاْیِهٖ فِیْ اَبِیْ بَكْرٍ كَانَ اَوَّلَ مَنْ بَایَعَهٗ، رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبْرَانِیُّ [مسند احمد حدیث رقم: ٤٣٦١، بزار حدیث رقم: ٢٥٠٥، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ٨٧٤٠] قال الهیثمی: فیه

ابو نهشل ولم اعرفه، وبقية رجاله ثقات [مجمع الزوائد حدیث رقم: ۱۴۴۳۰]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: عمر بن خطاب لوگوں پر چار چیزوں میں فضیلت لے گئے، بدر کے دن قیدیوں کے معاملے میں، آپ نے انہیں قتل کا مشورہ دیا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ: اگر اللہ کا لکھا فیصلہ اگر ہو نہ چکا ہوتا تو کافروں سے جو فدیہ تم نے لیا اس میں تمہیں ضرور بڑا عذاب پہنچتا۔ اور پردے کے ذکر کے بارے میں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کو پردے کا حکم دیا گیا، تو زینب نے آپ سے کہا اے ابنِ خطاب آپ ہم پر حکم چلاتے ہیں جبکہ ہمارے گھروں میں وحی نازل ہوتی ہے، تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: اور جب تم لوگ ان (ازواجِ مطہرات) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے کہ: اے اللہ عمر کے ذریعے اسلام کی مدد فرما۔ اور ابوبکر کے بارے میں آپ کی رائے کی وجہ سے، آپ پہلے شخص تھے جس نے ان سے بیعت کی۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ، رَأَیْتُ النَّاسَ یُعْرَضُوْنَ [عَلَیَّ] وَعَلَیْهِمْ قُمُصٌ، مِنْهَا مَا یَبْلُغُ الثُّدِیَّ، وَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِکَ، وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَیْهِ قَمِیْصٌ یَجُرُّہٗ، قَالُوْا: مَاذَا اَوَّلْتَ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: اَلدِّیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۶۱۸۹، بخاری حدیث رقم: ۲۳، ۳۶۹۱، ۷۰۰۸، ۷۰۰۹، ترمذی حدیث رقم: ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، نسائی حدیث رقم: ۵۰۱۱]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سورہا تھا تو میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کیے جارہے ہیں اور انہوں نے قمیضیں پہن رکھی ہیں۔

بعض کی سینے تک پہنچتی ہیں، بعض کی اس سے بھی کم، اور عمر بن خطاب گزرا تو اس پر قمیض تھی جسے وہ گھسیٹ رہا تھا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اسکی کیا تعبیر فرمائی؟ فرمایا: دین۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اِذْ قَالَ: بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَأَیْتُنِیْ فِی الْجَنَّةِ، فَاِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰی جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوْا: لِعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَذَکَرْتُ غَیْرَتَهٗ، فَوَلَّیْتُ مُدْبِراً، فَبَکٰی عُمَرُ وَقَالَ: اَعَلَیْکَ اَغَارُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَوَاهُ الْبُخَارِیْ [بخاری حدیث رقم: ۳۲۴۲، ۳۶۸۰، ۵۲۲۷، ۷۰۲۳، ۷۰۲۵، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۰۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں سو رہا تھا تو دیکھا کہ جنت میں ہوں، وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی۔ میں نے کہا یہ محل کس کا ہے؟ کہنے لگے عمر بن خطاب کا۔ مجھے عمر کی غیرت یاد آ گئی تو میں واپس ہو گیا۔ عمر رونے لگے اور عرض کیا: یا رسول اللہ کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنْ کَانَ عُمَرُ حِصْناً حَصِیْناً یَدْخُلُ الْاِسْلَامُ فِیْهِ وَلَا یَخْرُجُ مِنْهُ، فَلَمَّا اُصِیْبَ عُمَرُ انْثَلَمَ الْحِصْنُ، فَالْاِسْلَامُ یَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا یَدْخُلُ فِیْهِ، اِذَا ذُکِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَیَّ هَلًا بِعُمَرَ رَوَاهُ الْبُغْوِیُّ وَالْحَاکِمُ [شرح السنة حدیث رقم: ۳۸۸۷، مستدرک حاکم ۴۵۷۸]، سَکَتَ عَنْهُ الذَّهَبِیْ وَکَذٰلِکَ الْحَاکِمُ، وَرَوَی الطَّبْرَانِیْ عَنْ سَیِّدِنَا عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ: اِذَا ذُکِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَیَّهَلًا بِعُمَرَ [المعجم الاوسط حدیث رقم: ۵۵۴۹]، وَقَالَ الْهَیْثَمِیْ

سَنَدُہٗ حَسَنٌ [انظر مجمع الزوائد حدیث رقم:۱۴۴۲۷ ] ، رَوَی الْاِمَامُ الشَّعْرَانِی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ : زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَبِذِکْرِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ [کشف الغمہ ۱/۳۲۵ ] وَالْآثَارُ فِیْہِ کَثِیْرَۃٌ مُخْتَلِفَۃُ الْاَلْفَاظِ مَعْنَاھَا وَاحِدٌ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: عمر ایک مضبوط قلعہ تھا، جس میں اسلام داخل ہوتا تھا مگر اس میں سے نکلتا نہیں تھا۔ جب عمر شہید کر دیے گئے تو اس قلعے میں سوراخ ہو گیا، اب اس میں سے اسلام باہر کو نکلتا ہے اور اندر داخل نہیں ہوتا، جب نیک لوگوں کا ذکر ہو تو عمر کی بات ضرور کرو۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ زَیْدٍ قَالَ لَہٗ : یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ! قَدْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَاَیْنَ ھُوَ ؟ قَالَ : فِی الْجَنَّۃِ ھُوَ ، قَالَ : تُوُفِّیَ اَبُوْ بَکْرٍ فَاَیْنَ ھُوَ ؟ قَالَ : ذَاکَ الْاَوَّاہُ عِنْدَ کُلِّ خَیْرٍ یَبْغِیْ ، قَالَ : تُوُفِّیَ عُمَرُ فَاَیْنَ ھُوَ ؟ قَالَ : اِذَا ذُکِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَیَّ ھَلًا بِعُمَرَ رَوَاہُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم: ۲۰۴۰۶ ]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت سعید بن زید نے پوچھا کہ: اے ابو عبد الرحمن، رسول اللہ ﷺ وصال فرما گئے، وہ کہاں ہیں؟ فرمایا: وہ جنت میں ہیں۔ انہوں نے کہا ابوبکر وصال فرما گئے، وہ کہاں ہیں؟ فرمایا: وہ بہت آہیں بھرنے والے تھے، ہر بھلائی کے متلاشی تھے۔ انہوں نے کہا عمر وصال فرما گئے، وہ کہاں ہیں؟ فرمایا: جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر کی بات ضرور کرو۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ اَبْغَضَ عُمَرَ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ ، وَمَنْ اَحَبَّ عُمَرَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ ، وَاِنَّ اللّٰہَ بَاھٰی بِالنَّاسِ

عَشِیَّةَ عَرْفَةَ عَامَّةً ، وَبَاهیٰ بِعُمَرَ خَاصَّةً ، وَاِنَّهٗ لَمْ یَبْعَثِ اللّٰہُ نَبِیّاً اِلاَّ کَانَ فِیْ اُمَّتِهٖ مُحَدَّثٌ ، وَاِن یَّکُنْ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْهُمْ اَحَدٌ فَهُوَ عُمَرُ ، قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، کَیْفَ مُحَدَّثٌ؟ قَالَ : تَتَکَلَّمُ الْمَلاَئِکَةُ عَلٰی لِسَانِهٖ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیْ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ٦٧٢٦ ، مجمع الزوائد حدیث رقم: ١٤٤٣٩ ]۔ قال الهیثمی فیه ابو سعد خادم الحسن البصری لا اعرفه وبقیة رجاله ثقات

ترجمہ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عمر سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے عمر سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، اور بے شک اللہ نے عرفہ کی رات عام لوگوں پر فخر کیا مگر عمر پر خصوصی فخر کیا، اور اللہ نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس کی امت میں محدث نہ ہو، اگر میری امت میں کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ محدث کیسا؟ فرمایا: جس کی زبان پر فرشتے بولتے ہوں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ : اِذَا ذُکِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَیَّهَلاً بِعُمَرَ ، اِنَّ اِسْلاَمَ عُمَرَ کَانَ نَصْراً ، وَاِنَّ اِمَارَتَهٗ کَانَتْ فَتْحاً ، وَاَیْمُ اللّٰہِ مَا اَعْلَمُ عَلَی الْاَرْضِ شَیْئاً اِلَّا وَجَدَ فَقْدَ عُمَرَ حَتَّی الْعِضَاةَ ، وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَحْسِبُ بَیْنَ عَیْنَیْهِ مَلَکاً یُسَدِّدُهٗ وَیُرْشِدُهٗ ، وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَحْسِبُ الشَّیْطَانَ یَفْرَقُ مِنْهُ اَنْ یُحْدِثَ فِی الْاِسْلاَمِ حَدَثاً ، فَیَرُدَّ عَلَیْهِ عُمَرُ ، وَاَیْمُ اللّٰہِ لَوْ اَعْلَمُ کَلْباً یُحِبُّ عُمَرَ لَاَحْبَبْتُهٗ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیْ [المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ٨٧٢٥ ، مجمع الزوائد حدیث رقم: ١٤٤٦٩ ]۔

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ : جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر کی بات

ضرور کرو، بے شک ان کا اسلام لانا مدد تھا، اور ان کا امیر بننا فتح تھا، اور اللہ کی قسم میں روئے زمین پر کسی ایسی چیز کو نہیں جانتا جس نے عمر کی کمی محسوس نہ کی ہو حتیٰ کہ کانٹے دار درختوں نے بھی عمر کی کمی محسوس کی، اور اللہ کی قسم مجھے ایسے لگتا تھا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے جو اسے سیدھا رکھتا ہے اور اسے ہدایت دیتا ہے، اور اللہ کی قسم مجھے ایسے لگتا تھا جیسے شیطان اس سے خائف رہتا تھا کہ اگر اس نے اسلام میں کوئی نئی بدعت ایجاد کی تو عمر اسے واپس اسی کی طرف لوٹا دے گا، اور اللہ کی قسم اگر مجھے پتا چل جائے کہ فلاں کتا عمر سے محبت کرتا تھا تو میں اس کتے سے بھی محبت کروں گا۔

عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ قَالَ كَعْبٌ: لَوْ دَعَا عُمَرُ لَأُخِّرَ فِي أَجَلِهِ، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ! أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ [الاعراف: ۳۴]، قَالَ: وَقَدْ قَالَ: وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُعَمَّرٍ وَلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ [فاطر: ۱۱] رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم: ۲۰۳۸۶]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ مسیب فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو کعب نے فرمایا: اگر عمر دعا فرما دیتے تو ان کی موت میں تاخیر کر دی جاتی، لوگوں نے کہا سبحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جب ان کی موت آ جاتی ہے تو ایک لمحہ بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ کعب نے جواب دیا: اللہ نے فرمایا ہے: کسی عمر دیے جانے والے کی عمر میں جو بھی اضافہ یا کمی کی جاتی ہے وہ کتاب میں موجود ہے۔

☆......☆......☆

## خَصَائِصُ الشَّيْخَيْنِ مَعاً وَ بَيَانُ اَفْضَلِيَّتِهِمَا

## شیخین رضی اللہ عنہما کے اکٹھے خصائص اور ان کی افضلیت کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِیْ قَوْمٍ ، فَدَعَوا اللّٰہَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، وَقَدْ وُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِهٖ اِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِیْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهٗ عَلٰی مَنْكِبِیْ یَقُوْلُ : یَرْحَمُکَ اللّٰہُ اِنْ کُنْتُ لَأَرْجُوْ اَنْ یَّجْعَلَکَ اللّٰہُ مَعَ صَاحِبَیْکَ ، لِأَنِّیْ کَثِیْرًا مِمَّا کُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : کُنْتُ وَ أَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ ، وَفَعَلْتُ وَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ ، وَانْطَلَقْتُ وَ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ ، فَاِنْ کُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ یَّجْعَلَکَ اللّٰہُ مَعَهُمَا ، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِیُّ[مسلم حدیث رقم:۶۱۸۷ ، بخاری حدیث رقم:۳۶۷۷ ، ۳۶۸۵، ابن ماجة حدیث رقم: ۹۸، شرح السنة حدیث رقم: ۳۸۹۰]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں لوگوں میں کھڑا تھا، لوگ عمر بن خطاب کے لیے اللہ سے دعا کر رہے تھے اور آپ کو اپنی چارپائی پر رکھا گیا تھا، ایک آدمی میرے پیچھے تھا جس نے اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھی ہوئی تھی، وہ کہہ رہا تھا: اللہ تجھ پر رحمت فرمائے، مجھے یقین تھا کہ اللہ تجھے تیرے دونوں یاروں سے ملا دے گا، میں رسول اللہ ﷺ کو کثرت سے فرماتے ہوئے سنا کرتا تھا کہ: میں اور ابوبکر اور عمر تھے، میں اور ابوبکر اور عمر نے ایسا کیا، میں اور ابوبکر اور عمر گئے، مجھے یقین تھا کہ اللہ تجھے ان دونوں سے ملا دے

گا۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت علی بن ابی طالب تھے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَاَنَا اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ، فَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ مَعَهُمْ، وَاِنْ لَمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۶۷۱۳، بخاری حدیث رقم: ۳۶۸۸]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں اللہ اور اسکے رسول اور ابوبکر اور عمر سے محبت کرتا ہوں، اور امید رکھتا ہوں کہ میں انہی کیساتھ ہوں گا، اگرچہ ان جیسے عمل میں نے نہیں کیے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: بَیْنَمَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَقَرَةً لَہٗ، قَدْ حَمَلَ عَلَیْهَا، اِلْتَفَتَتْ اِلَیْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ: اِنِّیْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰکِنِّیْ اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰہِ، تَعَجُّبًا وَفَزَعًا، اَبَقَرَةٌ تَکَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِهٖ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۶۱۸۳، بخاری حدیث رقم: ۳۶۹۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک آدمی اپنا بیل ہانک رہا تھا اور وہ اس کے اوپر سوار تھا، بیل نے گردن اس کی طرف موڑی اور کہا: میں اس مقصد کے لیے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ میں کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ لوگوں نے تعجب اور حیرانی سے سبحان اللہ کہا۔ کیا بیل بھی بات کرتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور ابوبکر اور عمر۔

عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ سَیِّدَا کُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مَا خَلَا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ، لَا تُخْبِرْهُمَا

يَا عَلِيُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۶۶، ۳۶۶۵، ابن ماجة حدیث رقم: ۹۵، ابن ابی شیبة ۷/۴۷۳، مسند احمد حدیث رقم: ۶۰۴، مسند ابو یعلیٰ حدیث رقم: ۵۳۳، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۱۳۴۸]۔ وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَغْوِيُّ عَنْ اَنَسٍ [حدیث رقم: ۳۶۶۴، شرح السنة باب فضل ابی بکر و عمر حدیث رقم: ۳۸۹۶]۔ وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ حِبَّانٍ وَالطَّبْرَانِيُّ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۱۰۰، ابن حبان حدیث رقم: ۶۹۰۴، المعجم الاوسط حدیث رقم: ۴۱۷۴]۔ وَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ [المعجم الاوسط حدیث رقم: ۸۸۰۸]۔ وَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ [المجم الاوسط حدیث رقم: ۴۴۳۱]۔ وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ شَبَابِهَا [حدیث رقم: ۶۰۴]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: ابوبکر اور عمر اگلے اور پچھلے جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں سوائے نبیوں اور رسولوں کے، اے علی انہیں مت بتانا۔ اس حدیث کو سیدنا علی کے علاوہ حضرت انس، ابوجحیفہ، جابر اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم نے روایت کیا۔ مسندِ احمد میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں جنتی بوڑھوں اور نوجوانوں کے سردار ہیں۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۶۲، ابن ماجة حدیث رقم: ۹۷]۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد ان دو کی

پیروی کرنا، ابوبکر اور عمر۔

عَنْ اَنسٍ رضی اللہ عنہ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَخْرُجُ عَلٰی اَصْحَابِہٖ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَھُمْ جُلُوْسٌ فِیْھِمْ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَلَا یَرْفَعُ اِلَیْہِ اَحَدٌ مِنْھُمْ بَصَرَہٗ اِلَّا اَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ فَاِنَّھُمَا کَانَا یَنْظُرَانِ اِلَیْہِ وَیَنْظُرُ اِلَیْھِمَا ، وَیَتَبَسَّمَانِ اِلَیْہِ وَیَتَبَسَّمُ اِلَیْھِمَا رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۶۶۸]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مہاجر اور انصار صحابہ کے پاس تشریف لاتے تھے اور وہ بیٹھے ہوئے ہوتے تھے۔ ان میں ابوبکر اور عمر بھی ہوتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی بھی اپنی نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا سوائے ابوبکر اور عمر کے۔ وہ دونوں آپ کی طرف دیکھتے تھے، اور آپ ان کی طرف دیکھتے تھے۔ وہ دونوں آپ کو دیکھ کر مسکراتے تھے اور آپ انہیں دیکھ کر مسکراتے تھے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : اِنَّ فِی السَّمَآءِ مَلَکَیْنِ : اَحَدُھُمَا یَأْمُرُ بِالشِّدَّۃِ ، وَالْاٰخَرُ یَأْمُرُ بِاللِّیْنِ ، وَکُلٌّ مُصِیْبٌ جِبْرِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ ، وَنَبِیَّانِ : اَحَدُھُمَا یَأْمُرُ بِالشِّدَّۃِ ، وَالْاٰخَرُ یَأْمُرُ بِاللِّیْنِ ، وَکُلٌّ مُصِیْبٌ وَ ذَکَرَ اِبْرَاھِیْمَ وَنُوْحاً ، وَلِیْ صَاحِبَانِ : اَحَدُھُمَا یَأْمُرُ بِالشِّدَّۃِ ، وَالْاٰخَرُ یَأْمُرُ بِاللِّیْنِ ، وَکُلٌّ مُصِیْبٌ ، وَذَکَرَ اَبَا بَکْرٍ وَ عُمَرَ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ [المعجم الکبیر حدیث رقم:۱۹۱۹۰ ، مجمع الزوائد حدیث رقم:۱۴۳۴۵]۔ قال الھیثمی رجالہ ثقات

ترجمہ: ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک آسمان میں دو فرشتے ہیں جن میں سے ایک سختی سے حکم دیتا ہے اور دوسرا نرمی سے حکم دیتا ہے، اور دونوں حق پر ہیں، ایک جبریل ہے اور دوسرا میکائیل۔ اور دو نبی ہیں جن میں سے ایک سختی سے حکم دیتا ہے اور دوسرا نرمی سے حکم دیتا ہے، اور دونوں حق پر ہیں، یہاں آپ نے حضرت ابراہیم اور حضرت نوح علیہما السلام کا ذکر فرمایا۔ اور میرے دو یار ہیں جن میں سے ایک سختی سے حکم دیتا ہے اور دوسرا نرمی سے حکم دیتا ہے، اور دونوں حق پر ہیں، یہاں آپ نے ابوبکر اور عمر کا ذکر فرمایا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ، اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْآخَرُ، عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا، وَقَالَ: هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ[ترمذی حدیث رقم: ۳۶۶۹، ابن ماجة حدیث رقم: ۹۹]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور آپکے ساتھ ابوبکر اور عمر تھے۔ ایک آپ کے دائیں طرف تھا اور دوسرا آپکے بائیں طرف، آپ نے دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، فرمایا: ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھیں گے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوَاكِبَ الدُّرِّيَّ فِيْ اُفُقٍ مِنْ آفَاقِ السَّمَآءِ، وَاِنَّ اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا رواہ ابو داؤد والترمذی [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۹۸۷، ترمذی حدیث رقم: ۳۶۵۸، شرح

السنة حدیثرقم : ۳۸۹۱، مسنداحمد حدیث رقم:۱۱۲۱۹، ۱۱۲۱۲ ]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بلند درجات والوں کو ان سے نیچے والے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم چمکتے ہوئے ستاروں کو آسمان کے آفاق میں بلندی پر دیکھتے ہو۔ اور بے شک ابوبکر اور عمران میں سے ہیں اور ان سب سے زیادہ انعام یافتہ ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ رَایٰ اَبَا بَکْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ: ھٰذَانِ السَّمْعُ وَ الْبَصَرُ رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۷۱]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن حنطب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں کان اور آنکھ ہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا لَہٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ، وَ وَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ، فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرِیْلُ وَ مِیْکَائِیْلُ، وَ اَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۸۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا نبی نہیں گزرا جس کے آسمان میں دو وزیر نہ ہوں اور زمین میں دو وزیر نہ ہوں، آسمان میں میرے دو وزیر جبریل اور میکائیل ہیں، اور زمین میں میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر ہیں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ: بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ

رَأَيْتُنِی عَلٰی قَلِیْبٍ ، عَلَیْهَا دَلْوٌ ، فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ، ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْباً اَوْ ذَنُوْبَیْنِ ، وَفِیْ نَزْعِهٖ ، وَاللّٰهُ یَغْفِرُ لَهٗ ، ضَعْفٌ ، ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْباً ، فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ ، فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیّاً مِنَ النَّاسِ یَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۱۹۲ ، بخاری حدیث رقم: ۳۶۶۴ ، ۷۰۲۱ ، ۷۰۲۲ ، ۷۴۷۵]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں سو رہا تھا کہ اس دوران میں نے خود کو ایک کنویں پر دیکھا، اس پر ایک ڈول تھا، میں نے اس میں سے پانی نکالا جتنا اللہ نے چاہا، پھر اس کو ابو قحافہ کے بیٹے نے پکڑ لیا، اس نے ایک یا دو ڈول نکالے اور اللہ اس کی مغفرت کرے اس کے ڈول نکالنے میں کمزوری تھی، پھر اس میں سے پانی ٹپکنے لگا، پھر اسے ابنِ خطاب نے پکڑا، میں نے لوگوں میں سے کسی سردار کو عمر ابنِ خطاب جیسا ڈول نکالتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا حتیٰ کہ لوگوں نے گوبر ڈال دیا۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ ، اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ : مَنْ رَأٰی مِنْکُمْ رُؤْیاً ؟ فَقَالَ رَجُلٌ : اَنَا رَأَیْتُ کَاَنَّ مِیْزَاناً نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَ اَبُوْ بَکْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ بِاَبِیْ بَکْرٍ ، وَوُزِنَ اَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْ بَکْرٍ ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِیْزَانُ ، فَرَأَیْنَا الْکَرَاهِیَةَ فِیْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ یُؤْتِی اللّٰهُ الْمُلْکَ مَنْ یَشَآءُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمَذِیُّ [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۶۳۴ ، ۳۶۳۵ ، ترمذی

حدیث رقم:۲۲۸۷ ، ابن ابی شیبة ۷/۴۷۸ ، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم:۸۱۳۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کس نے خواب دیکھا ہے؟ ایک آدمی نے عرض کیا، میں نے دیکھا ہے کہ گویا ایک ترازو آسمان سے اتری۔ پس آپ اور حضرت ابوبکر کو تولا گیا تو آپ وزنی رہے۔ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو تولا گیا تو حضرت ابوبکر وزنی رہے۔ اور حضرت عمر اور حضرت عثمان کو تولا گیا تو حضرت عمر وزنی رہے۔ پھر ترازو اٹھالی گئی۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔ اور فرمایا کہ یہ خلافتِ نبوت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنا ملک جس کو چاہے دے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ، ثُمَّ اَبُوْبَکْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ اٰتِیْ اَهْلَ الْبَقِیْعِ فَیُحْشَرُوْنَ مَعِیْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَکَّةَ حَتّٰی اُحْشَرَ بَیْنَ الْحَرَمَیْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۶۹۲]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے مجھ سے زمین شق ہوگی، پھر ابوبکر سے، پھر عمر سے، پھر میں بقیع والوں کے پاس جاؤں گا تو وہ میرے ساتھ اٹھائے جائیں گے، پھر میں مکہ والوں کا انتظار کروں گا حتیٰ کہ میں حرمین کے درمیان اٹھایا جاؤں گا۔

عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَبُوْبَکْرٍ وَ خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ عُمَرُ [ابن ماجہ حدیث رقم:۱۰۶، مسند احمد حدیث رقم:۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۷۴، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۹۱۱، ۹۲۵،

۹۳۵ ، ۹۳۶ ، ۹۳۷ ، ۱۰۳۴ ، ۱۰۳۵ ، ۱۰۳۶ ، ۱۰۴۴ ، ۱۰۵۵ ، ۱۰۵۶ ، ۱۰۵۸ ، المصنف لابن ابی شیبۃ ۸/۵۷۴، السنۃ لابن ابی عاصم حدیث رقم: ۱۲۳۴ ، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹ ]۔

ترجمہ: حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے افضل ابوبکر ہیں اور ابوبکر کے بعد سب سے افضل عمر ہیں۔

یہ حدیث مولا علی رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ منقول ہے۔ اس کی بعض اسناد صحیح، بعض حسن اور بعض ضعیف ہیں۔ اس سے مجموعی صحت میں مزید اضافہ ہوگیا۔ ذہبی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ یہ بات آپ رضی اللہ عنہ سے جمِ غفیر کے ذریعے تواتر کے ساتھ منقول ہے۔ اس کے بعد ذہبی نے اس کی تمام اسانید کو کھول کھول کر بیان کیا ہے۔ اور اس کے روایت کرنے والوں کی تعداد اسی (۸۰) سے زیادہ بتائی ہے، پھر فرمایا کہ: اللہ خراب کرے رافضیوں کو یہ کیسے جاہل ہیں: هٰذَا مُتَوَاتِرٌ عَنْ عَلِيٍّ، فَلَعَنَ اللّٰهُ الرَّافِضَةَ مَا اَجْهَلَهُمْ یعنی یہ حدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ منقول ہے، اللہ کی لعنت ہو رافضیوں پر یہ کیسے جاہل ہیں (تاریخ الاسلام جلد۱ صفحہ ۱۱۵، المنتقیٰ من منہاج الاعتدال صفحہ ۳۶۰، ۳۶۱ کلاہما للذہبی، تاریخ الخلفاء صفحہ ۳۸، صواعقِ محرقہ صفحہ ۶۰)۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ خَیْرُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَ خَیْرُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَ خَیْرُ اَهْلِ الْاَرْضِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ [المؤتلف والمختلف للدارقطنی ۳/۱۰۷، ابن عدی ۲/۱۸۰ و قال منکر، تاریخ بغداد للخطیب ۵/۲۵۲، ابن عساکر ۳۰/۱۸۲، الفتح الکبیر للسیوطی ۱/۲۲ و قال ضعیف ، مسند فردوس ۱/۴۳۸ حدیث رقم: ۱۷۸۳، السنۃ للامام احمد بن محمد الخلال ۳/۳۰۷، مرام الکلام صفحۃ ۴۶،

مطلع القمرین صفحہ ۱۱۵ قلمی و عزاہ الی الحاکم فی الکنیٰ و الخطیب و ابن عدی و قال الذہبی موضوع میزان الاعتدال ۱/۳۸۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر اور عمر زمین و آسمان کے تمام اولین و آخرین سے افضل ہیں سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْحَکَمِ بْنِ حَجَلٍ، قَالَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ: لَا یُفَضِّلُنِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ اِلَّا جَلَدْتُہٗ حَدَّ الْمُفْتَرِیِّ [فضائل صحابہ امام احمد بن حنبل حدیث رقم: ۴۹، ۳۸۷، السنۃ لابن ابی عاصم حدیث رقم: ۱۲۵۴، الاستیعاب صفحہ ۴۳۴، ابن عساکر ۳۰/ ۳۸۳، ۴۴/۳۶۵، الریاض النضرۃ ۱/۸۸، المؤتلف و المختلف للدارقطنی ۳/۹۲، تاریخ الخلفاء صفحہ ۳۸، صواعقِ محرقہ صفحہ ۶۰، تفسیر قرطبی ۱۷/۲۰۶، کنز العمال حدیث رقم: ۳۶۱۵۲]۔ھذا حدیث صحیح و قال الذہبی متواتر، و اوردہ امام اہل السنۃ فی الزلال الانقیٰ و قال: قَالَ سُلْطَانُ الشَّانِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ الذَّھَبِیُّ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ [الزلال الانقیٰ صفحہ ۹۵]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص بھی مجھے ابوبکر اور عمر سے افضل کہے گا میں اسے بہتان تراشی کی حد لگاؤں گا۔

عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فَقَالَ: مَا کَانَ مَنْزِلَۃُ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ مَنْزِلَتُھُمَا السَّاعَۃَ رَوَاہُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ۱۶۷۴۱، مجمع الزوائد حدیث رقم: ۱۴۳۶۴]۔قال الہیثمی ابن ابی حازم لم اعرفہ و شیخ عبد اللہ ثقۃ

ترجمہ: حضرت ابو حازم تابعی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی علی بن حسین زین العابدین رحمۃ

اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہا ابو بکر اور عمر نبی کریم ﷺ سے کتنا قریب تھے؟ آپ نے فرمایا: جتنا آج قریب ہیں۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ : مَا اَظُنُّ رَجُلاً يَتَنَقَّصُ اَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ رواه الترمذی [ترمذی باب خیر الناس بعد رسول اللہ ﷺ حدیث رقم: ۳۶۸۵]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین تابعی فرماتے ہیں: میں نہیں سمجھتا کہ جو شخص ابو بکر اور عمر کا مرتبہ گھٹاتا ہے وہ نبی ﷺ سے محبت کرتا ہوگا۔

عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ : مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ اَحَقَّ بِالْوِلَايَةِ مِنْهُمَا فَقَدْ خَطَّأَ اَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ رَضِيَ اللهُ عَنْ جَمِيْعِهِمْ وَ مَا اَرَاهُ يَرْتَفِعُ لَهُ مَعَ هٰذَا عَمَلٌ اِلَى السَّمَآءِ [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۶۳۰]۔

ترجمہ: حضرت سفیان ثوری تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: جس نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ابو بکر و عمر سے زیادہ ولایت کے حقدار تھے تو اس نے ابو بکر و عمر اور مہاجرین و انصار کو گناہگار کہا رضی اللہ عنہم اور میں نہیں سمجھتا کہ اس عقیدے کے باوجود اسکا کوئی عمل قبول ہوتا ہو۔

عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَاِنَّهُ قَالَ : اُفَضِّلُ الشَّيْخَيْنِ بِتَفْضِيْلِ عَلِيٍّ اِيَّاهُمَا عَلٰى نَفْسِهٖ وَ اِلَّا لَمَا فَضَّلْتُهُمَا ، كَفٰى بِىْ وِزْرًا اَنْ اُحِبَّهٗ ثُمَّ اُخَالِفَهٗ ذَكَرَهٗ ابْنُ حَجَرٍ الْمَكِّي [الصواعق المحرقة صفحة ۶۲]۔

ترجمہ: محدث عبدالرزاق کہتے ہیں کہ: میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو اس لیے افضل

کہتا ہوں کہ حضرت علی نے ان کو اپنے سے افضل قرار دیا ہے، میرے گناہ گار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ میں حضرت علی سے محبت بھی کروں اور پھر ان کی مخالفت بھی کروں۔

☆......☆......☆

## خَصَائِص عُثْمَانَ الْغَنِیِّ رضی اللہ عنہ

## حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے خصائص

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ [الفتح:۱۸] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یقینا اللہ مومنوں سے راضی ہوا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَقِیَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: یَا عُثْمَانُ ھٰذَا جِبْرِیْلُ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ زَوَّجَکَ اُمَّ کُلْثُوْمٍ بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقَیَّۃَ، عَلٰی مِثْلِ صُحْبَتِھَا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَ الْحَاکِمِ [ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۱۰، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۷۰۱۱، وروی الحاکم مثلہ فی حدیث رقم: ۷۰۰۸، ۷۰۱۰، ۷۰۰۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے دروازے کے پاس عثمان سے ملے تو فرمایا: اے عثمان یہ جبریل ہیں، انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ نے ام کلثوم کے ساتھ آپ کے نکاح کا فیصلہ دیا ہے، رقیہ جتنے مہر کے ساتھ، اسی جیسی سنگت کے لیے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ الْقُرَشِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَلٰی ابْنَتِہٖ وَ ھِیَ تَغْسِلُ رَأْسَ عُثْمَانَ، فَقَالَ یَا بُنَیَّۃَ اَحْسِنِیْ اِلٰی اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ،

فَاِنَّہٗ اَشۡبَہُ اَصۡحَابِیۡ بِیۡ خُلُقاً رَوَاہُ الطَّبۡرَانِیۡ [المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۹۶، مجمع الزوائد حدیث رقم: ۱۴۵۰۰]۔ وقال الھیثمی رجالہ ثقات

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عثمان قرشی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی شہزادی کے پاس تشریف لے گئے اور وہ حضرت عثمان کا سر دھو رہی تھیں۔ تو فرمایا: اے بیٹی، ابو عبداللہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتی رہنا، یہ اخلاق میں مجھ سے میرے تمام صحابہ سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔

عَنۡ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا قَالَت کَانَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ مُضۡطَجِعًا فِیۡ بَیۡتِہٖ کَاشِفًا عَنۡ سَاقَیۡہِ فَاسۡتَأۡذَنَ اَبُوۡ بَکۡرٍ فَاَذِنَ لَہٗ وَھُوَ عَلٰی تِلۡکَ الۡحَالِ فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسۡتَأۡذَنَ عُمَرُ، فَاَذِنَ لَہٗ وَھُوَ کَذٰلِکَ فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسۡتَأۡذَنَ عُثۡمَانُ فَجَلَسَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ وَسَوّٰی ثِیَابَہٗ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتۡ عَائِشَۃُ دَخَلَ اَبُوۡ بَکۡرٍ فَلَمۡ تَھۡتَشَّ لَہٗ وَلَمۡ تُبَالِہٖ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمۡ تَھۡتَشَّ لَہٗ وَلَمۡ تُبَالِہٖ، ثُمَّ دَخَلَ عُثۡمَانُ فَجَلَسۡتَ وَسَوَّیۡتَ ثِیَابَکَ، فَقَالَ اَلَا اَسۡتَحۡیِیۡ مِنۡ رَجُلٍ تَسۡتَحۡیِیۡ مِنۡہُ الۡمَلَائِکَۃُ رَوَاہُ مُسۡلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۲۰۹]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کا شانہِ اقدس میں اپنی پنڈلیوں سے کپڑا لپٹا ہوا چھوڑ کر لیتے ہوئے تھے۔ اتنے میں ابو بکر نے حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ آپ نے انہیں اجازت دے دی اور ان سے اسی حالت میں باتیں کرتے رہے۔ پھر عمر نے اجازت چاہی اور آپ نے اجازت دے دی اور اسی حالت میں گفتگو فرماتے رہے۔ پھر عثمان نے اجازت چاہی تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے

اور اپنے کپڑے درست کر لیے۔ جب وہ نکل گئے تو حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ، ابوبکر داخل ہوئے تو آپ ان کے لیے نہیں اٹھے اور کوئی پرواہ نہیں کی پھر عمر داخل ہوئے تو آپ ان کے لیے نہیں اٹھے اور کوئی پرواہ نہیں کی پھر عثمان داخل ہوئے تو آپ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست فرما لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں اس شخص سے کیوں نہ حیاء کروں جس کا فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ، فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ كَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَ سَهْمَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۳۱۳۰، ۳۶۹۸، ۳۷۰۴، ۴۰۶۶، ۴۵۱۴، ۴۵۱۵، ۴۶۵۰]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: عثمان جنگِ بدر میں موجود نہیں تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی شہزادی آپ کی زوجہ تھیں اور آپ بیمار تھیں، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: آپ کو بدر میں شامل ہونے والے آدمی جتنا اجر ملے گا اور مالِ غنیمت میں سے حصہ بھی ملے گا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَحُثُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَ أَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَ أَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا

رَسُوْلَ اللّٰہِ لِلّٰہِ عَلَیَّ ثَلَاثُ مَائَۃِ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِھَا وَ اَقْتَابِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، فَاَنَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَقُوْلُ: مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ھٰذِہٖ، مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ھٰذِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ [مسند احمد حدیث رقم: ۱۶۷۰۱، ترمذی حدیث رقم: ۳۷۰۰، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۶۱۰ وقال صحیح ووافقہ الذھبی]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن حباب ؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھا ،اور آپ جیشِ عسرت کے لیے ترغیب دے رہے تھے،تو عثمان بن عفان کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ سو اونٹ اللہ کی راہ میں جھولوں اور کجادوں سمیت میرے ذمے ہوئے، پھر آپ نے لشکر کے متعلق ترغیب دی،تو عثمان بن عفان کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ، دو سو اونٹ اللہ کی راہ میں جھولوں اور کجادوں سمیت میرے ذمے، پھر آپ ے نے لشکر کے متعلق ترغیب دی،تو عثمان کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ کی خاطر تین سو اونٹ جھولوں اور کجادوں سمیت میرے ذمے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر سے اترتے دیکھا اور آپ فرما رہے تھے: آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے اسے گرفت نہیں، آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے اسے گرفت نہیں۔

عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ کَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اِلٰی اَھْلِ مَکَّۃَ، قَالَ: فَبَایَعَ النَّاسُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ عُثْمَانَ فِیْ حَاجَۃِ اللّٰہِ وَ حَاجَۃِ رَسُوْلِہٖ، فَضَرَبَ بِاِحْدٰی یَدَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی فَکَانَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لِعُثْمَانَ خَیْرًا مِّنْ

اَیۡدِیۡھِمۡ لِاَنۡفُسِھِمۡ رَوَاہُ التِّرۡمَذِیُ [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۰۲]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعتِ رضوان کا حکم دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عثمان بن عفان مکہ والوں کی طرف نمائندہ بن کر گئے۔ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک عثمان اللہ کے کام اور اس کے رسول کے کام کے لیے گیا ہے، آپ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا عثمان کا ہاتھ بننا، ان کے لیے ان کے اپنے ہاتھوں سے افضل تھا۔

عَنۡ عُثۡمَانَ بۡنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنۡ یَشۡتَرِیۡ بُقۡعَۃَ آلِ فُلَانٍ فَیَزِیۡدُھَا فِی الۡمَسۡجِدِ بِخَیۡرٍ مِنۡھَا فِی الۡجَنَّۃِ؟ فَاشۡتَرَیۡتُھَا رَوَاہُ التِّرۡمَذِیُ وَالنَّسَائِیُ [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۰۳، نسائی حدیث رقم: ۳۶۰۶، ۳۶۰۷، ۳۶۰۸، ۳۶۰۹، ۳۶۱۰]۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو فلاں لوگوں کا پلاٹ خرید کر مسجد میں شامل کر دے اور اس کے بدلے میں جنت میں اس سے بہتر اجر پائے تو میں نے اسے خرید دیا۔

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : اِشۡتَرٰی عُثۡمَانُ بۡنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ اَلۡجَنَّۃَ مِنَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّتَیۡنِ، بَیۡعُ الۡحَقِّ حَیۡثُ حَفَرَ بِیۡرَ مَعُوۡنَۃَ، وَحَیۡثُ جَھَّزَ جَیۡشَ الۡعُسۡرَۃِ رَوَاہُ الۡحَاکِمُ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۶۲۷]۔ وقال صحیح و قال الذہبی عیسی بن المسیب ضعفہ ابو داؤد و غیرہ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عثمان بن عفان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مرتبہ

جنت خریدی، وہ حق کا سودا تھا جب انہوں نے معونہ کا کنواں کھدوایا، اور جب انہوں نے جیشِ عسرت کو تیار کیا۔

عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ عُثْمَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةِ: اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْقُرآنِ، فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ، فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُ وَالتِّرْمَذِيُ[بخاری حدیث رقم: ۳۵۰۶، ۴۹۸۴، ۴۶۸۷، ترمذی حدیث رقم: ۳۱۰۴]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت، اور حضرت عبداللہ بن زبیر، اور حضرت سعید بن عاص، اور حضرت عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کو بلایا، انہوں نے قرآن مجید کو صحیفوں میں نقل کیا، اور حضرت عثمان نے تینوں قریشیوں سے فرمایا: جب آپ لوگوں کا زید سے قرآن کے کسی لفظ پر اختلاف ہو جائے تو اسے قریش کے لہجے میں لکھنا، اللہ نے اسے ان کی زبان میں نازل فرمایا ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِيْ، يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ، عُثْمَانُ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُ وَابْنُ مَاجَةَ[ترمذی حدیث رقم: ۳۶۹۸، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۰۹]۔

ترجمہ: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق یعنی جنت میں ساتھی عثمان ہے۔

عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَصْدَقُ اُمَّتِیْ حَیَآءً عُثْمَانُ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ [المصنف ۷/۴۸۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں حیا میں سب سے زیادہ صادق عثمان ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: کَانَ عُثْمَانُ اَحْصَنَھُمْ فَرَجاً وَاَوْصَلَھُمْ رَحْماً رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ [المصنف ۷/۴۸۸]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: حضرت عثمان تمام لوگوں سے زیادہ شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔

عَنْ اَیَاسِ بْنِ سَلْمَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بَایَعَ لِعُثْمَانَ بِاِحْدٰی یَدَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی، فَقَالَ النَّاسُ: ھَنِیْئاً لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ آمِناً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَوْ مَکَثَ کَذَا وَکَذَا سَنَۃً مَا طَافَ حَتّٰی اَطُوْفَ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ [المصنف ۷/۴۹۱]۔

ترجمہ: حضرت ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھ کر عثمان کی طرف سے بیعت فرمائی، تو لوگوں نے کہا ابو عبداللہ کو مبارک ہو وہ امن کے ساتھ کعبے کا طواف کرتا ہوگا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خواہ وہ سال ہا سال وہاں ٹھہرا رہے، اس وقت تک طواف نہیں کرے گا جب تک میں طواف نہ کرلوں۔

عَنْ اَبِیْ سَھْلَۃَ قَالَ: قَالَ عُثْمَانُ یَوْمَ الدَّارِ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَدْ عَھِدَ

اِلَیَّ عَھْداً فَاَنَا صَابِرٌ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ [مسند احمد حدیث رقم: ۴۰۹، ترمذی حدیث رقم: ۳۷۱۱، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۱۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوسہلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان نے دار کے دن فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا، لہٰذا میں اس پر صابر ہوں۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: یَا عُثْمَانُ اِنَّہٗ لَعَلَّ اللّٰہَ یُقَمِّصُکَ قَمِیْصاً، فَاِنْ اَرَادُوْکَ عَلٰی خَلْعِہٖ فَلَا تَخْلَعْہُ لَھُمْ، قَالَ: وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ طَوِیْلَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ [مسند احمد حدیث رقم: ۲۴۵۲۰، ترمذی حدیث رقم: ۳۷۰۵، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۱۲]۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان یقیناً اللہ تجھے خلعت پہنائے گا، اگر لوگ اسے اتروانے کا ارادہ کریں تو مت اتارنا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِتْنَۃً فَقَالَ: یُقْتَلُ فِیْھَا ھٰذَا مَظْلُوْماً لِعُثْمَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۰۸]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنے کا ذکر کیا تو فرمایا: یہ عثمان اس فتنے میں مظلوم ہو کر قتل کیا جائے گا۔

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: کُنَّا نُخَیِّرُ بَیْنَ النَّاسِ فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ ﷺ، فَنُخَیِّرُ اَبَا بَکْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [بخاری باب فضل ابی بکر بعد النبی ﷺ

حدیث رقم:۳۶۵۵]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں لوگوں کے درمیان افضلیت بیان کرتے تھے، ہم سب سے افضل ابوبکر کو کہتے تھے، پھر عمر ابن خطاب کو، پھر عثمان بن عفان کو رضی اللہ عنہم۔

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: کُنَّا فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ ﷺ لَا نَعْدِلُ بِاَبِیْ بَکْرٍ اَحَداً، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرُکُ اَصْحَابَ النَّبِیِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَیْنَھُمْ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ابوبکر کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے، پھر عمر، پھر عثمان، پھر ہم نبی کریم ﷺ کے صحابہ کو چھوڑ دیتے تھے، ان کے درمیان افضلیت نہیں دیتے تھے۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ: کُنَّا نَقُوْلُ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَیٌّ اَفْضَلُ اُمَّۃِ النَّبِیِّ ﷺ بَعْدَہٗ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِی[ابو داؤد فی باب فی التفضیل حدیث رقم:۴۶۲۸، ترمذی حدیث رقم:۳۷۰۷، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:۱۶۹۲]۔وَفِیْ رِوَایَۃٍ، قَالَ: وَ اَصْحَابُہٗ مُتَوَافِرُوْنَ[مسند احمد حدیث رقم:۴۶۲۵، مسند ابی یعلیٰ حدیث رقم:۵۷۷۶، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:۱۲۱۲۲]۔وَفِیْ رِوَایَۃٍ، قَالَ: فَیَبْلُغُ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَلَا یُنْکِرُ ذٰلِکَ عَلَیْنَا[مسند ابو یعلیٰ حدیث رقم:۵۵۹۷، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:۷۸۳، المعجم الاوسط حدیث رقم:۸۷۰۲، مجمع الزوائد حدیث رقم:۱۴۳۸۵ وقال رجالہ وثقوا وفیھم

خلاف]۔

فَثَبَتَ اِجْمَاعُ اَهْلِ السَّمَآءِ وَ رَبُّنَا مَعَهُمْ جَلَّ وَعَلَا شَانُهُ ،

وَثَبَتَ اِجْمَاعُ اَهْلِ الْاَرْضِ وَ نَبِيُّنَا مَعَهُمْ ﷺ۔

ترجمہ: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں کہا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی امت میں آپ ﷺ کے بعد سب سے افضل ابوبکر ہیں، پھر عمر، پھر عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ایک روایت میں ہے کہ: صحابہ وافر تعداد میں تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ: یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچتی تھی تو آپ ﷺ انکار نہیں فرماتے تھے۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: اُرِیَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَانَ اَبَا بَكْرٍ نُيِّطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وَ نُيِّطَ عُمَرُ بِاَبِیْ بَكْرٍ، وَ نُيِّطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ ، قَالَ جَابِرٌ : فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قُلْنَا: اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ ، وَاَمَّا نُوْطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ الْاَمْرِ الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ بِهٖ نَبِيَّهٗ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۶۳۶]۔

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ایک خواب دیکھا کہ حضرت ابوبکر آپ کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں ،ان کے ساتھ حضرت عمر اور ان کے ساتھ حضرت عثمان لٹکے کھڑے ہیں۔ اس کی تعبیر یہ ہوئی کہ یہ ساتھ لٹکنے والے اسی ترتیب کے ساتھ خلفاء ہوں گے اس مقصد کے لیے جو مقصد دے کر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بھیجا ہے۔

عَنْ سَفِيْنَةَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا دُلِّیَ مِنَ السَّمَآءِ فَوُزِنْتَ بِاَبِیْ بَكْرٍ فَرَجَحْتَ بِاَبِیْ بَكْرٍ ، ثُمَّ وُزِنَ اَبُوْ بَكْرٍ بِعُمَرَ

فَرَجَحَ اَبُوْ بَكْرٍ بِعُمَرَ ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ فَرَجَحَ عُمَرُ ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ ، فَاسْتَهَلَّهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ خِلَافَةَ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِی اللّٰہُ الْمُلْکَ مَنْ يَّشَآءُ رَوَاهُ الْبَزَّار[البزار حديث رقم:١٥٦٧، مجمع الزوائد حديث رقم:٨٩١٧]۔فيه مؤمل بن اسماعيل وثقه ابن معين و ابن حبان و ضعفه البخاری، و بقية رجاله ثقات۔

ترجمہ: ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آسمان سے ایک ترازو لٹکایا گیا ، آپ کو اور ابوبکر کو تولا گیا تو آپ ابوبکر سے بھاری تھے۔ پھر ابوبکر اور عمر کو تولا گیا تو ابوبکر عمر سے بھاری تھے۔ پھر عمر اور عثمان کو تولا گیا تو عمر بھاری تھے۔ پھر ترازو اٹھالیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسکی تعبیر خلافتِ نبوت سے فرمائی، پھر اللہ جسے چاہے گا ملک دے دے گا۔

★...★...★



## خَصَائِصُ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰی رضی اللہ عنہ

## حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے خصائص

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ؕ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَیْ نَجْوٰكُمْ اِلٰی صَدَقٰتٍ الْاٰيَةِ [المجادلة:١٣]۔

ترجمہ: کیا تنہائی میں اپنی بات عرض کرنے سے پہلے صدقہ دینے سے تم گھبرا گئے۔

قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ : اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ اَبُوْ بَكْرٍ ، وَاَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامُ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ ، وَاَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ النِّسَآءِ خَدِيْجَةُ رَوَاهُ

التِّرۡمَذِیُ[ترمذی حدیث رقم: ۳۷۳۴]۔

ترجمہ: بعض اہلِ علم (امامِ اعظم ابوحنیفہ) نے فرمایا: مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر ایمان لائے، اور علی اس وقت ایمان لائے جب آپ آٹھ سال کے بچے تھے اور خواتین میں سب سے پہلے اُم المومنین خدیجہ ایمان لائیں۔

عَنۡ سَهۡلِ بۡنِ سَعۡدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَومَ خَیۡبَرَ لَاُعۡطِیَنَّ هٰذِهِ الرَّایَةَ غَدًا رَجُلًا یَفۡتَحُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیۡهِ یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَیُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، فَلَمَّا اَصۡبَحَ النَّاسُ غَدَوا عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ یَرجُونَ اَن یُعۡطَاهَا، فَقَالَ اَیۡنَ عَلِیُّ بۡنُ اَبِی طَالِبٍ؟ فَقَالُوا هُوَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ یَشۡتَکِی عَیۡنَیۡهِ قَالَ فَاَرۡسِلُوا اِلَیۡهِ، فَاُتِیَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِی عَیۡنَیۡهِ فَبَرِئَ، حَتّٰی کَاَن لَمۡ یَکُن بِهٖ وَجۡعٌ فَاَعۡطَاهُ الرَّایَةَ، فَقَالَ عَلِیٌّ یَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اُقَاتِلُهُمۡ حَتّٰی یَکُونُوا مِثۡلَنَا؟ قَالَ اُنۡفُذۡ عَلٰی رِسۡلِکَ حَتّٰی تَنۡزِلَ بِسَاحَتِهِمۡ، ثُمَّ ادۡعُهُمۡ اِلَی الۡاِسۡلَامِ وَاَخۡبِرۡهُمۡ بِمَا یَجِبُ عَلَیۡهِمۡ مِنۡ حَقِّ اللّٰهِ فِیۡهِ، فَوَاللّٰهِ لَاَنۡ یَهۡدِیَ اللّٰهُ بِکَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَیۡرٌ لَکَ مِنۡ اَنۡ یَکُونَ لَکَ حُمۡرُ النَّعَمِ رَوَاهُ مُسۡلِمٌ وَالۡبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۶۲۲۳، بخاری حدیث رقم: ۲۹۴۲]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا کہ میں کل جھنڈا ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جس کے ہاتھوں سے اللہ فتح دے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ لوگ جب صبح کو

اٹھے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس اس امید پر پہنچے کہ ہمیں جھنڈا عطا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ فرمایا انہیں بلاؤ۔ انہیں بلایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں پر لعابِ دہن لگایا، وہ ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ آپ نے انہیں جھنڈا عطا فرما دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ ہمارے جیسے نہ ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اپنی معتدل رفتار سے چل پڑو حتیٰ کہ ان کی رہائش گاہوں کے وسط میں پہنچ جاؤ پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ جو کچھ اللہ کے حقوق میں سے ان پر واجب ہے۔ اللہ کی قسم اگر آپ کی وجہ سے اللہ نے ایک بندے کو بھی ہدایت دے دی تو وہ آپ کے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: اَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ قَالَتْ: كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَغَاضَبَنِيْ فَخَرَجَ، فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاِنْسَانٍ: اُنْظُرْ اَيْنَ هُوَ، فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ، قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ، وَاَصَابَهُ تُرَابٌ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُوْلُ: قُمْ اَبَا تُرَابٍ، قُمْ اَبَا تُرَابٍ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۴۴۱، ۳۷۰۳]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ سیدہ فاطمہ کے گھر میں تشریف لائے تو حضرت علی کو گھر میں نہ پایا، تو فرمایا: تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میرے اور ان کے درمیان کوئی بات ہوئی تھی، وہ مجھ سے ناراض ہو کر نکل گئے، اور میرے پاس دوپہر کو آرام نہیں کیا، رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: دیکھو وہ کہاں

ہے؟ وہ آدمی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور وہ لیٹے ہوئے تھے، ان کی چادر ان کے کندھے سے گری ہوئی تھی، آپ پر مٹی لگی ہوئی تھی، رسول اللہ ﷺ آپ سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا: اٹھ اے ابو تراب، اٹھ اے ابو تراب۔

عَنْ سعدِ بنِ اَبِی وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَلَّفَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ عَلِیَّ بنَ اَبِی طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فِی غَزْوَۃِ تَبُوکَ، فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ تُخَلِّفُنِی فِی النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ؟ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُونَ مِنِّی بِمَنْزِلَۃِ ھَارُونَ مِنْ مُوسٰی اِلَّا اَنَّہُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۶۲۲۱، بخاری حدیث رقم: ۴۴۱۶، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۱۵]۔

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو گھر پر چھوڑا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ فرمایا کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ جس طرح ہارون، موسیٰ کی جگہ پر پیچھے رہے اسی طرح آپ میری جگہ پر پیچھے رہیں، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: لَقَدْ اُعْطِیَ عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَاَنْ تَکُونَ لِی خَصْلَۃٌ مِّنْھَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْطِیَ حُمْرَ النَّعَمِ، قِیلَ: وَمَا ھُنَّ یَا اَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ؟ قَالَ: تَزَوُّجُہُ فَاطِمَۃَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ، وَسُکْنَاہُ الْمَسْجِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ یَحِلُّ لَہُ فِیہِ مَا یَحِلُّ لَہُ، وَالرَّایَۃُ یَوْمَ خَیْبَرَ رَوَاہُ الْحَاکِمُ [مستدرک حاکم حدیث

رقم: ۴۶۹۰]۔قال الحاکم صحیح وقال الذھبی ضعیف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی بن ابی طالب کو تین شانیں ایسی عطا کی گئی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی مجھے عطا ہوتی تو سرخ سونے سے بھی زیادہ مجھے محبوب ہوتی، آپ سے پوچھا گیا اے امیر المومنین وہ کیا ہیں؟ فرمایا: فاطمہ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا نکاح، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی مسجد میں رہائش جس کی وجہ سے ان کے لیے اس میں حلال تھا جو کچھ بھی حلال تھا، اور خیبر کے دن کا جھنڈا۔

عَنْ عَلِيٍّ الْمُرْتَضیٰ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنْطَلَقْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰی اَتَيْنَا الْكَعْبَةَ، فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی مَنْكِبَيَّ، فَنَهَضَ بِهٖ عَلِيٌّ، فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ضُعْفَهٗ قَالَ لَهٗ: اِجْلِسْ فَجَلَسَ، فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: اِصْعَدْ عَلٰی مَنْكِبَيَّ، فَنَهَضَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فَقَالَ عَلِيٌّ: اِنَّهٗ لَيُخَيَّلُنِيْ اَنِّيْ لَوْ شِئْتُ لَنِلْتُ اُفُقَ السَّمَاءِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم: ۸۵۰۷]۔ ضعیف فیہ نعیم ابن حکیم لہ اوھام

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا حتیٰ کہ ہم کعبہ میں پہنچے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے کندھوں پر سوار ہو گئے اور راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کو لے کر اٹھ گئے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کمزوری دیکھی تو ان سے فرمایا: بیٹھ جاؤ، تو وہ بیٹھ گئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتر آئے، فرمایا: میرے کندھوں پر چڑھ جاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں لے کر اٹھ گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خیال آ رہا تھا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان کے افق کو چھولوں۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِذَا رَجَعُوْا مِنَ السَّفَرِ بَدَؤُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا اِلٰى رِحَالِهِمْ ، فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، وَشَكٰى بَعْضُهُمْ عَلٰى عَلِيٍّ ، فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ: مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ، مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ، مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ؟ اِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۱۲]۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: لوگ جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کرتے اور پھر اپنے گھروں کو جاتے تھے، ایک مرتبہ جب ایک دستہ واپس آیا تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کو سلام عرض کیا، بعض آدمیوں نے حضرت علی کے خلاف شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ اقدس سے غضب ظاہر ہوا اور فرمایا: تم لوگ علی کے بارے میں کیا ارادہ رکھتے ہو؟ تم لوگ علی کے بارے میں کیا ارادہ رکھتے ہو؟ تم لوگ علی کے بارے میں کیا ارادہ رکھتے ہو؟ بے شک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا محبوب ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهُنَّ اَوْ لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّيْنِ، قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ، قَالُوْا مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ: مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ وَقَالَ عُمَرُ: مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ وَكَانَ اَعْطٰى عَلِيًّا نَعْلَهٗ يَخْصِفُهَا، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ

**النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ[ترمذی حدیث رقم:۳۷۱۵ ، المصنف لابن ابی شیبة ۷/۴۹۷، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم:۸۴۱۶ ، مستدرک حاکم حدیث رقم:۴۶۷۹]۔**

ترجمہ: حضرت علی ابنِ ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن فرمایا: اے قریش کے گروہ، تمہیں ضرور باز آنا پڑے گا، ورنہ اللہ تمہاری طرف ایسے شخص کو بھیجے گا جو دین کی خاطر تلوار سے تمہاری گردنیں مار دے گا، اللہ نے ایمان پر اس کے قلب کا امتحان لے لیا ہے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہے؟ حضرت ابوبکر نے بھی پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہے؟ حضرت عمر نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہے؟ فرمایا: جوتوں کو گانٹھنے والا۔ اور آپ نے حضرت علی کو اپنا نعل مبارک دیا تھا جسے وہ سی رہے تھے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کیا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

**عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: آخَی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بَیْنَ اَصْحَابِہٖ فَجَاءَ عَلِیٌّ تَدْمَعُ عَیْنَاہُ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ آخَیْتَ بَیْنَ اَصْحَابِکَ وَلَمْ تُوَاخِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَحَدٍ، فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ[ترمذی حدیث رقم:۳۷۲۰]۔**

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی، تو حضرت علی روتے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا ہے اور میرے اور کسی کے درمیان بھائی چارہ نہیں بنایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدِ الْجَمَلِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ أَعْطَانِيْ وَإِذَا سَكَتُّ اِبْتَدَأَنِيْ رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ[ترمذی حدیث رقم:۳۷۲۲ ، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم:۸۵۰۶]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز مانگتا تو آپ عطا فرما دیتے، اور جب میں خاموش رہتا تو آپ مجھ سے ابتداء فرماتے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ : لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللّٰہَ انْتَجَاهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ[ترمذی حدیث رقم:۳۷۲۶ ، المصنف لابن ابی شیبۃ ۷/۵۰۵]۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی فرمائی۔ لوگوں نے کہا حضور نے اپنے چچا کے بیٹے سے لمبی گفتگو فرمائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ نے اس سے سرگوشی فرمائی ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِعَلِيٍّ : يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ[ترمذی حدیث رقم:۳۷۲۷، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم:۸۴۲۸]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی اس مسجد میں میرے اور تیرے سواء کوئی جنابت کی حالت میں نہیں جاسکتا۔

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ : بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشاً فِيهِمْ عَلِيٌّ ، قَالَتْ : فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ وَيَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيْنِيْ عَلِيّاً رَوَاهُ التِّرْمِذِيْ [ترمذی حدیث رقم:۳۷۳۷]۔

ترجمہ: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا جس میں حضرت علی تھے، فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہاتھ اٹھا کر یہ دعا فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ مجھے اس وقت تک وفات نہ دینا جب تک تو مجھے علی کو نہ دکھائے۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ قَاضِياً فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُرْسِلُنِيْ وَاَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَاءِ ، فَقَالَ : اِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِيْ قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ ، فَاِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتّٰى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْاَوَّلِ فَاِنَّهُ اَحْرٰى اَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ ، قَالَ : فَمَا زِلْتُ قَاضِياً ، اَوْ : مَا شَكَكْتُ فِيْ قَضَاءٍ بَعْدُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۸۲، السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰/۸۶ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۳۱۰ ، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم:۸۴۱۷ ، مسند احمد حدیث رقم:۶۳۸ ، مستدرک حاکم حدیث رقم:۴۶۱۷]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے بھیج رہے ہیں اور میں نوعمر ہوں، میرے

پاس فیصلے کا علم نہیں، تو فرمایا: اللہ تیرے قلب کو ہدایت دے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا، جب بھی دو فریقین تمہارے سامنے بیٹھیں تو اس وقت تک فیصلہ ہرگز نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو جیسا کہ پہلے کی بات سنی تھی، اس لیے کہ اسے اپنی بات بیان کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں مسلسل فیصلے دیتا رہا اور مجھے کبھی فیصلے میں شک نہیں ہوا۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَقْضیٰ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِيُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ رَوَاهُ الْحَاكِمُ[مستدرک حاکم حديث رقم:۴۶۱۴]۔وقال صحيح

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ اہلِ مدینہ میں سب سے بڑے قاضی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

وَعَنْ حَبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلِیٌّ مِنِّی وَاَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّی عَنِّی اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِیٌّ رَوَاهُ التِّرْمَذِی[ترمذی حديث رقم:۳۷۱۹ ، السنن الکبریٰ للنسائی حديث رقم:۸۴۵۹ ، ابن ماجة حديث رقم:۱۱۹]۔

ترجمہ: حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں، میری ادائیگی یا میں کر سکتا ہوں یا علی۔

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّی اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا بَلٰی، قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّی اَوْلٰی بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ

؟ قَالُوا بَلٰی ، فَقَالَ اَللّٰھُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ، اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ ، فَلَقِیَہٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ ، فَقَالَ لَہٗ ھَنِیْئًا یَابْنَ اَبِی طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَیْتَ مَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَۃٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوٰی اِبْنُ مَاجَۃَ مِثْلَہٗ [مسند احمد حدیث رقم: ۱۹۳۰۱ ، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۲۱]۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ خم نامی جھیل کے پاس ٹھہرے تو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ میں تمام مومنوں کی جانوں سے زیادہ حق دار ہوں؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں ہر مومن کی جان سے زیادہ اُس کا حق دار ہوں۔ سب نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا خدا گواہ ہے کہ جس کا میں محبوب ہوں اس کا علی بھی محبوب ہے۔ اے اللہ جو علی کو اپنا محبوب سمجھے تو اسے اپنا محبوب بنا اور جو اس سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور فرمایا کہ اے علی ابنِ ابی طالب آپ کو مبارک ہو آج کے بعد آپ ہر مومن مرد اور عورت کے محبوب ہیں۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی ابْنِ عُمَرَ ، فَسَأَلَہٗ عَنْ عُثْمَانَ ، فَذَکَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِہٖ ، قَالَ لَعَلَّ ذَاکَ یَسُوْؤُکَ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ فَأَرْغَمَ اللّٰہُ بِاَنْفِکَ ثُمَّ سَأَلَہٗ عَنْ عَلِیٍّ فَذَکَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِہٖ ، قَالَ ھُوَ ذَاکَ بَیْتُہٗ ، اَوْسَطُ بُیُوْتِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ ذَاکَ یَسُوْؤُکَ ؟ قَالَ اَجَلْ قَالَ فَأَرْغَمَ اللّٰہُ بِاَنْفِکَ ، اِنْطَلِقْ فَاجْھَدْ عَلَیَّ جَھْدَکَ [بخاری حدیث رقم: ۳۷۰۴]۔

ترجمہ: حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے حضرت عثمان غنی کے بارے میں پوچھا، آپ نے ان کے اعمال کی خوبیاں بیان فرمائیں، پھر فرمایا شاید تمہیں یہ باتیں بری لگی ہیں؟ اس نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا اللہ تمہاری ناک رگڑے۔ پھر اس نے حضرت علی المرتضیٰ کے بارے میں آپ سے پوچھا، آپ نے ان کے اعمال کی خوبیاں بیان فرمائیں، اور فرمایا وہ ہے اس کا گھر، نبی ﷺ کے گھروں کے درمیان، پھر فرمایا شاید تمہیں یہ باتیں بری لگی ہوں؟ اس نے کہا بالکل، آپ نے فرمایا اللہ تمہاری ناک رگڑے، یہاں سے چلا جا، میرا جو کرنا ہے کر لے۔

عَنْ عَلِيٍّ الْمُرْتَضیٰ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا اُنْزِلَتْ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَیْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً [المجادلۃ:١٢] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: مُرْهُمْ اَنْ يَتَصَدَّقُوْا قَالَ: بِكَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِدِيْنَارٍ، قَالَ: لَا يُطِيْقُوْنَ، قَالَ: فَنِصْفِ دِيْنَارٍ، قَالَ: لَا يُطِيْقُوْنَ، قَالَ: فَبِكَمْ؟ قَالَ: بِشَعِيْرَةٍ، قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّكَ لَزَهِيْدٌ [قَالَ] فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالىٰ: أَ اَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَیْ نَجْوَاكُمْ اِلىٰ آخِرِ الْاٰيَةِ [المجادلۃ:١٣]، وَكَانَ عَلِيٌّ يَقُوْلُ: بِیْ خُفِّفَ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم:٨٥٣٧]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب قرآن کی آیت يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا: انہیں صدقے کا حکم دو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کتنے کا؟ فرمایا: ایک دینار کا۔

انہوں نے عرض کیا، یہ طاقت نہیں رکھتے۔ فرمایا: تو پھر نصف دینار کا، انہوں نے عرض کیا، یہ طاقت نہیں رکھتے۔ فرمایا: پھر کتنے کا حکم دوں؟ عرض کیا، ایک دانے کا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم تو نرے ہی زاہد ہو، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ: میری وجہ سے اس امت پر آسانی کی گئی ہے۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيْ وَلِعَلِيٍّ: اَلَا اُحَدِّثُكُمَا بِاَشْقَى النَّاسِ؟ قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: اُحَيْمَرُ ثَمُوْدِ الَّذِيْ عَقَرَ النَّاقَةَ، وَالَّذِيْ يَضْرِبُكَ يَا عَلِيُّ عَلٰى هٰذِهٖ، وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى قَرْنِهٖ، حَتّٰى يَبُلَّ مِنْهَا هٰذِهٖ، وَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ رَوَاهُ النَّسَائِيْ [السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم:۸۵۳۸، مستدرک حاکم حدیث رقم:۴۶۴۸]۔ فیہ محمد بن خیثم لا یعرف

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اور حضرت علی سے فرمایا: میں تمہیں لوگوں سے سب سے بڑے بدبخت کے بارے میں بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ، فرمایا: ثمود کا سرخ رنگ والا شخص جس نے اونٹی کی کونچیں کاٹی تھیں، اور اے علی وہ شخص جو تجھے یہاں مارے گا، اور آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک سر کی چوٹی پر رکھا، حتیٰ کہ اس سے یہ چیز تر ہو جائے گی، اور آپ ﷺ نے اپنی داڑھی مبارک کو پکڑا۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيْ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَخَرَجَ اِلَيْنَا قَدِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهٖ، فَرَمٰى بِهَا اِلٰى عَلِيٍّ، فَقَالَ: اِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلٰى تَاوِيْلِ الْقُرْاٰنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا

؟ فَقَالَ لَا ، قَالَ عُمَرُ : اَنَا ؟ قَالَ لَا ، وَلٰكِنْ صَاحِبُ النَّعْلِ رَوَاهُ النَّسَائِیُ[السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم: ۸۵۴۱]۔ اسنادہ ثقات لکن رجاء ابن ربیعة صدوق

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے، آپ ﷺ ہماری طرف نکلے، آپ ﷺ کے نعل مبارک کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا، آپ نے اسے حضرت علی کی طرف پھینکا اور فرمایا: تم میں سے ایک شخص ایسا ہے جو قرآن کی تاویل پر جنگ کرے گا جیسا کہ میں نے اس کے نزول پر جنگ کی ہے۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ شخص میں ہوں؟ فرمایا: نہیں۔ حضرت عمر نے عرض کیا کیا وہ شخص میں ہوں؟ فرمایا: نہیں بلکہ جوتے والا۔

عَنْ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: اَنَا فَقَأْتُ عَیْنَ الْفِتْنَةِ وَلَوْ لَا اَنَا مَا قُوْتِلَ اَهْلُ النَّهْرَوَانِ، وَلَوْ لَا اَنِّیْ اَخْشٰی اَنْ تَتْرُكُوا الْعَمَلَ لَاَخْبَرْتُكُمْ بِالَّذِیْ قَضَی اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّكُمْ ﷺ لِمَنْ قَاتَلَهُمْ، مُبْصِرًا لِضَلَالَتِهِمْ، عَارِفًا بِالْهُدَی الَّذِیْ نَحْنُ عَلَیْهِ رَوَاهُ النَّسَائِیُ[السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم: ۸۵۷۴]۔ فیه عمرو ابن هاشم وهو ضعیف لکن شواهد الحدیث کثیرة صحیحة

ترجمہ: حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: میں نے فتنے کی آنکھ پھوڑ دی ہے، اگر میں نہ ہوتا تو اہلِ نہروان سے جنگ نہ ہوتی، اور اگر مجھے ڈر نہ ہوتا کہ آپ لوگ عمل چھوڑ دو گے تو میں آپ کو بتا دیتا کہ اللہ نے ان کی گمراہی کو دیکھتے ہوئے اور ہمارے ہدایت پر ہونے کو جانتے ہوئے، ان کے خلاف جنگ کرنے والوں کے لیے تمہارے نبی کی زبان سے کیا اجر بیان کرایا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالآخِرُ عَنْ نَفْسِهٖ، فَقِيْلَ لَهٗ: فَقَالَ: اَمَرَنِيْ بِهٖ، يَعْنِيْ: اَلنَّبِيَّ ﷺ، فَلَاأَدَعُهٗ اَبَداً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۱۴۹۵، مسند احمد حدیث رقم:۱۲۸۹، ابو داؤد حدیث رقم:۲۷۹۰]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ دو بکرے ذبح کرتے تھے، ایک نبی کریم ﷺ کی طرف سے اور دوسرا اپنی طرف سے۔ آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے نبی کریم ﷺ نے اس کا حکم دیا تھا لہٰذا میں اسے کبھی ترک نہیں کروں گا۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ: قَالَ لَمَّا غَسَّلَ النَّبِيَّ ﷺ ذَهَبَ يَلْتَمِسُ مِنْهُ مَا يُلْتَمَسُ مِنَ الْمَيِّتِ، فَلَمْ يَجِدْهُ، فَقَالَ: بِاَبِيْ، الطَّيِّبُ، طِبْتَ حَيّاً وَطِبْتَ مَيِّتاً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۴۶۷]۔

ترجمہ: حضرت علی ابنِ ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کو غسل دیا تو عام میت سے جو کچھ ظاہر ہوسکتا ہے آپ نے اس پر غور کیا، لیکن کچھ نہ پایا، تو فرمایا: میرے ماں باپ فدا ہوں، آپ زندگی میں بھی پاک صاف تھے اور وصال کے بعد بھی پاک صاف ہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْكَ مَثَلٌ مِنْ عِيْسٰى، اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى بَهَتُوْا اُمَّهٗ، وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِيْ لَيْسَتْ لَهٗ، ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِيْ بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهٗ شَنَآنِيْ عَلٰى اَنْ يَبْهَتَنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد

حدیث رقم:۱۳۸۰ ، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم:۸۴۸۸، مسند ابو یعلیٰ حدیث رقم:۵۳۴ ، مستدرک حاکم حدیث رقم:۴۶۸۰، مجمع الزوائد حدیث رقم:۱۴۷۶۲ ، ابن ابی شیبۃ ۵۰۶/۷]۔ اَلْحَدِیْثُ حَسَنٌ و مثلہ فی نہج البلاغۃ خطبہ رقم:۱۲۷

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی آپ کی مثال عیسیٰ جیسی ہے۔ ان سے یہودیوں نے بغض رکھا حتیٰ کہ ان کی ماں پر الزام لگا دیا اور ان سے عیسائیوں نے محبت کی اور ان کو اس مقام پر مانا جس کے وہ حق دار نہیں تھے۔ پھر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاک ہو جائیں گے۔ حد سے زیادہ محبت کرنے والا جو میری شان اس طرح بڑھا چڑھا کر بیان کرے گا جس کا میں حق دار نہیں ہوں اور مجھ سے بغض رکھنے والا جسے میرا بغض مجبور کرے گا کہ مجھ پر الزام لگائے۔

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَلَیْهِ الرَّحْمَةُ اَنَّهٗ کَانَ یَرٰی اَنَّ عَامَّةَ مَا یُرْوٰی عَنْ عَلِیٍّ الْکِذْبُ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۳۷۰۷]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین تابعی رحمت اللہ علیہ کی تحقیق یہ تھی کہ تمام طور پر جو باتیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی طرف منسوب کی جاتی ہیں وہ جھوٹ ہوتا ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ: اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ؟ قَالَ: اَبُوْبَکْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ، وَخَشِیْتُ اَنْ یَقُوْلَ عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ اَنْتَ؟ قَالَ: مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُ وَ اَبُوْدَاؤُد [بخاری حدیث رقم:۳۶۷۱ ، ابو داؤد حدیث رقم:۴۶۲۹]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (سیدنا علی) سے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں افضل کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر، میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: پھر عمر، اور مجھے اندیشہ ہوا کہ اب یہ نہ کہیں کہ عثمان، میں نے عرض کیا پھر آپ ہوں گے، فرمایا: میں مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَحِمَ اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ زَوَّجَنِيْ اِبْنَتَهُ وَ حَمَلَنِيْ اِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالاً مِنْ مَّالِهِ، رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَ اِنْ كَانَ مُرّاً تَرَكَهُ الْحَقُّ وَ مَالَهُ صَدِيْقٌ ، رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةَ ، رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيّاً اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ رواه الترمذی [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۱۴]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ابوبکر پر رحمت کرے، اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دے دی، اور مجھے دارالہجرت تک اٹھا کر لایا، اور اپنے مال میں سے بلال کو آزاد کیا۔ اللہ عمر پر رحمت کرے، حق بات کہہ دیتا ہے خواہ کڑوی ہو، حق کی خاطر تنہا رہ جانا گوارا کر لیتا ہے۔ اللہ عثمان پر رحمت کرے، اس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔ اللہ علی پر رحمت کرے، اے اللہ حق کو اس کے ساتھ گھما دے یہ جدھر بھی جائے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَ اَصْحَابِيْ عَلَى جَمِيْعِ الْعَالَمِيْنَ سِوَى النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاخْتَارَ لِيْ مِنْهُمْ اَرْبَعَةً اَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَعَلِيّاً فَجَعَلَهُمْ خَيْرَ اَصْحَابِيْ وَفِيْ اَصْحَابِيْ كُلِّهِمْ خَيْرٌ رَوَاهُ عَيَاضٌ فِي الشِّفَاءِ [الشفاء ۲/۴۲ ، الرياض النضرة

[۱/۴۷]۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے تمام جہانوں پر میرے صحابہ کو چن لیا ہے سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔ اور ان میں سے چار کو میرے لیے چنا ہے، ابوبکر عمر عثمان اور علی۔ یہ میرے صحابہ میں سب سے افضل ہیں، اور میرے سارے صحابہ میں بھلائی ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

خُصُوْصاً عَلٰی خُلَفَائِہِ الْاَرْبَعَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٍّ

وَعَلٰی جَمِیْعِ اُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ

☆......☆......☆